

أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ مِنْ الْإِيمَانِ جَاءَ إِيْمَانُ كَالِإِكْرَامِ بِهَبْرًا
الْحَدِيثُ

عَوْنٌ وَأَرْحَامٌ

مُصَنَّفٌ

عُلَّامُ مُصْطَفَى قَادِرِي رِضْوِي

مدرسة مدينة العلوم، پھول پورہ، باسنی، ضلع ناگور (راجستان)

تقدیم:

ماہرِ رِیویاتِ عِلْمِ عَرَبِ السَّارِ مہدانی صاحبہ برکاتہم

www.Markazahlesunnat.com

امام احمد رضا روڈ،
پور بندر، گجرات

مرکز اہلسنت یرکات



جملہ حقوق بحق ناشر و مصنف محفوظ

عورت اور آزادی	:	کتاب
غلام مصطفیٰ قادری رضوی باسنوی	:	مصنف
مرکز اہلسنت برکاتِ رضا، پور بندر، گجرات۔	:	ناشر
۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء	:	سن اشاعت
	:	قیمت

www.Markazahlesunnat.com

ملنے کے پتے

فاروقیہ بک ڈپو، ٹیما محل، جامع مسجد، دہلی
کتب خانہ امجدیہ، ٹیما محل، جامع مسجد، دہلی

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ (الحديث)
”حیا ایمان کا ایک درجہ ہے“

عورت اور آزادی

مصنف

غلام مصطفیٰ قادری رضوی
مدرسہ مدینۃ العلوم، پھول پورہ، باسنی۔ ضلع ناگور (راجستھان)

تقدیم

ماہر رضویات علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب برکاتی دام ظلہ

www.Markazahlesunnat.com

ناشر
مرکز اہل سنت برکاتِ رضا
امام احمد رضا روڈ مین واڈ پور بندر گجرات

تقدیم جلیل

ماہر رضویات، مناظر اہل سنت، حضرت، علامہ عبدالستار ہمدانی صاحب، قبلہ، برکاتی
(مرکز اہل سنت برکات رضا۔ پور بندر، گجرات)

گذشتہ ایام یا شامت اعمال نے آج مسلمانوں کو جس خطرناک موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے، وہ کون سی آنکھ ہوگی جو ہماری زبوں حالی اور ذلت و رسوائی پر آنسو نہ بہاتی ہو۔ مسلمانوں کی ذلت و رسوائی، حقارت و ہتک، خواری، بدنامی، بے عزتی، و محرومی کو دیکھ کر کایہ منہ کو آتا ہے، کیا کل بھی مسلمانوں کے احوال و کوائف یہی تھے جو آج ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں، انگریزی تہذیب و تمدن ایک فتنہ بارگھٹا بن کر افاق عالم پر چھائی ہوئی ہے۔ اور اکثر ممالک میں یورپی تہذیب ایک فتنہ اور اجتماعی و معاشرتی مفسد و شرور کی آگ لگی ہوئی ہے، یوں لگتا ہے کہ یہ شرور و فتن کی لوپوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور دنیا سے امن و امان، چین و سکون، عزت و آبرو، عصمت و عفت کے تاج محل کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔

آہ.....!! ایک وہ اسلامی اقبال کا زمانہ تھا کہ مسلمان حیاء و حمیت کے صحیح

مذہب و مسلک پر چلتے تھے، حتیٰ کہ ایک غیور مسلمان خاتون کے سر کے بالوں پر ایک نامحرم کی نظر تک نہیں پڑ سکتی تھی اور آج قومی ادا بار کا زمانہ ہے کہ ان اقوام کی رسم و عادت کی تقلید کو مایہ نخر و مباحات سمجھا جاتا ہے، جن کے نزدیک شرم و حیاء کا مفہوم نہیں۔ غرض عورتیں اجنبی مردوں کے ساتھ تخلیہ (تہائی) میں ملنا، بات چیت کرنا، ہاتھ ملانا، خط و کتابت کرنا، ان کے ساتھ ناچنا، شریک سفر ہونا، اور ان کے سامنے نہ صرف ہاتھ پاؤں اور چہرہ بلکہ سینہ اور پنڈلی تک برہنہ رکھنا جائز سمجھتی

شرف انتساب

اس عظیم المرتبت خاتون اسلام کے نام.....

جو _____ رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی اور پیاری شہزادی ہیں۔

جو _____ عظمت و شوکت کی عظیم چوٹی پر فائز ہیں۔

جسکی _____ شرم و حیا اور پابندی پردہ کا یہ عالم تھا کہ چاند اور سورج نے بھی

سیدہ کو ننگے سر نہیں دیکھا۔

جن کے بارے میں تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرے

جلگہ کا ٹکڑا ہے۔ جو اسے تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ اور جو مجھے تکلیف دیتا ہے وہ خدا کو

تکلیف دیتا ہے۔ جن کے بارے میں محدث بریلوی، عاشق صادق، امام احمد رضا خاں قادری کیا

خوب فرماتے ہیں:

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی

زہراء ہے کلی جسمیں حسین اور حسن پھول

یعنی

شہزادی تاجدار کونین، ملکہ سلطنت عفت و عصمت، پیکر شرم و حیا، زہرہ، طیبہ، طاہرہ

نیرہ، منیرہ، سیدہ فاطمہ الزہراء خاتون جنت رضی اللہ عنہا۔ گرقبول افتدز ہے عژ و شرف

خاکپائے علما و صلحاء

غلام مصطفیٰ قادری رضوی عفی عنہ

ابن محمد سردار منڈل، باسنی

ہیں۔

یہ افسوس ناک اور الم انگیز حالات ہیں، جن کی وجہ سے مسلمان مصائب و آلام کی طرف رواں دواں ہیں۔ جب تک مسلمان اسلامی آداب و اطوار سے سختی کے ساتھ متمسک تھے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل پیرا تھے، اسلامی قوانین کے آگے اپنی گردنوں کو جھکانے ہوئے تھے، توفخ و کامرانی، عزت و آبرو ان کے گھر کی کنیر تھی اور جب مسلمانوں نے اپنے طریقہ اسلامی کو ترک کر دیا، اپنے پیغمبر کی ہدایات کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ اور دشمنان اسلام کے اطوار کو گلے لگایا، تو آج در بدر کی ٹھوکریں ان کا مقدر بن کر رہ گئی ہیں۔

آج دشمنان اسلام نے عورت کو جو خلاف فطرت آزادی دے رکھی ہے اور اس کا بے نقاب و حجاب سیر و تفریح، مردوں کے ساتھ مصاحبت و مکالمت، مصافحہ و معانقہ کو جائز کر رکھا ہے دراصل اس میں عورت کی تنقیص شان ہے، عورت کی زینت و عزت اسی میں ہے کہ وہ چھپا کر رکھی جائے، کیونکہ قیمتی اور نایاب چیز کو مخفی ہی رکھا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں اسلام نے اتنا جامع و مکمل نظام حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ پاکیزہ انسانی معاشرہ کی تشکیل میں اس سے بہتر کسی دوسرے نظام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام نے مردوں اور عورتوں کے بیجا میل جول کو ممنوع قرار دے کر ایک حد تک پردے کا حکم دیا جو عزت و عصمت کا ضامن اور معاشرتی و تمدنی امن کا کفیل ہے، جن مذاہب میں پردہ نہیں ہے ان میں عورت کے ساتھ جو نازیبا حرکات کی جاتی ہیں وہ نہ گفتہ بہ ہیں، جن قوموں میں پردہ نہیں یا جو قومیں پردے کی پابند نہیں ہیں اور مردوں، عورتوں کے کھلم کھلامیل ملاپ کو صحیح سمجھتی ہیں، مسلمانوں کو ان کی حالت سے دھوکہ نہ کھانا چاہیے۔ مرد اور عورت خواہ کسی بھی قوم کے ہوں ان کا تخلیہ میں ملنا

ایسا ہے جیسے آگ اور بارود۔

آج یہ کہنا کہ یہ پردہ اس ترقی کے دور میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے بالکل غلط ہے۔ یہ تمام باتیں صرف یورپ کی طرز زندگی پر فریفتہ ہو جانے والوں کے مزاج کی ہیں، ورنہ حقیقت میں اسلامی پردہ ترقی کیلئے مانع نہیں۔ کیونکہ جب مسلمان تمام عالم میں عزت و برتری کے واحد مالک تھے، وہ ترقیات کی تمام منازل میں دنیا کی بڑی بڑی قوموں سے آگے تھے، اسلامی پردہ اس وقت سے رائج و مروج ہے، اس وقت بھی مسلم خواتین تعلیم یافتہ تھیں، وعظ و تقریر کہا کرتی تھیں، تلقین و ہدایت کے بھی فرائض انجام دیتی تھیں، اور یہ سب امور پس پردہ انجام پاتے تھے،

مسلم خواتین برقع و نقاب کے ساتھ جنگی مہمات میں حصہ بھی لیتی تھیں، اہل فوج کے لئے آب رسانی کا بند و بست اور زخم خوردہ لوگوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، پیادہ و سوار ہو کر تیغ زنی کرتی تھیں، مگر وہ حجاب کو ہر حالت میں لازم سمجھتی تھیں، اس وقت کے غیر اور باعزت مردوں کے دلوں میں بھی کبھی یہ سوال پیدا نہیں ہوا کہ پردہ ترقیات کی راہوں کے لئے رکاوٹ ہے اور نہ خود ان خواتین نے کبھی امراء المؤمنین کی خدمات میں یہ درخواستیں کیں کہ ہمیں پردہ سے نجات ملنی چاہئے۔

عورت کو جو درجات و مقامات اسلام نے دیئے وہ کسی مذہب میں نہیں، جس وقت عورت مردوں کے لئے بازو بچہ اطفال سمجھی جاتی تھی، شہوانی و نفسانی خواہشوں کا سامان، ظلم و ستم اور قید و بند کی زندگی سے دوچار تھیں، اہل عرب کے اخلاقی خصائل شرم و حیاء کی پابندیوں سے آزاد تھیں مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط اور میل ملاپ تھا، عورتوں کے ساتھ عیش کرنا اور پھر مجلس میں اس پر فخریہ شعر کہنا معیوب و مکروہ نہیں سمجھا جاتا تھا، اسلام نے آتے ہی ان رزائل اخلاق عامہ کی کاپاپٹ

دی۔ ان وسائل و ذرائع کا استیصال کر دیا جو ناجائز اختلاطات کا باعث ہوتے تھے، بازاروں کو شش
 الاماکن (سب جگہوں میں بری جگہ) قرار دیا، مردوں کے ساتھ تشبیہ کرنے والی عورتوں کو
 مستوجب لعنت بتایا، گھر سے باہر نکلنے والی عورتوں کے متعلق فرمایا کہ ”شیطان ان کی تاک میں
 بیٹھتا ہے“، نامحرم مرد و عورت کا ایک کمرہ میں تخلیہ حرام قرار دیا، عورتوں و مردوں سب کو نیچی نظر رکھنے
 کا حکم دیا اور ساتھ ہی اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو آزادی دی اور ان کے جو حقوق تھے، اسلام
 نے انہیں وہ حقوق دلائے، مگر افسوس کہ آج اسلام کو ظلم و ستم کا ہدف بنایا جا رہا ہے۔

اسلام نے بے حیائی سے عورت کو بچا کر کامل آزادی عطا کی کہ ایک مسلمان عورت
 موضوع زینت کو مستور کر کے اپنے کاروبار اور ضرورتوں کے لئے نکل سکتی ہے اور ہر قسم کے تمدنی
 و معاشرتی کاموں میں شریک ہو سکتی ہے، لیکن اس کو یہ اجازت نہیں کہ وہ غیر مردوں کے ساتھ
 آزادانہ میل جول رکھے۔ صاحب ثروت اور عفت مآب خواتین کو قطع نظر کر کے غیر مستطیع خواتین
 اگر نقاب و برقع کے ساتھ مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے پیادہ بھی جائیں تو اسلامی پردہ کے ہرگز
 خلاف نہیں، جو گروہ جاہل مسلمانوں کا اس طریقہ کے خلاف ہے وہ تعلیم و ہنر کا دشمن ہے،
 مسلمانوں کا ہر طبقہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، وہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر طرح
 مذہباً آزاد ہے۔ ہر مسلمان عورت کو شرعی پردہ کے ساتھ زیور ہنر سے اپنے آپ کو ایسا مزین کر لینا
 فرض ہے کہ وہ بوقت ضرورت شرافت و عصمت کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کر سکے، پردہ
 کے ساتھ دائرہ نسوانیت کے اندر شوہر کی ہر معاونت اور قومی بلکہ ملی خدمت بھی انجام دے سکتی
 ہے۔

عزیزم مولانا غلام مصطفیٰ قادری رضوی سلمہ القوی نے اس قومی و ملی مرض کو صحیح طور پر

پہچانا اور موجودہ ذہنیت کو مد نظر رکھتے ہوئے پند و نصائح کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا ہے، جو
 ہماری ماؤں اور بہنوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ دو بہنوں کا مکالمہ کتب معتبرہ و مستندہ کے
 حوالوں سے مرتب کر کے ایک انوکھے اور اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے، جو ان کے تفہیم و تسہیل کا
 پتہ دیتا ہے۔

عزیزم موصوف سے راقم الحروف کے بڑے گہرے مراسم ہیں۔ انکے دینی، قومی، ملی
 جذبات و خدمات کو دیکھ کر قلوب و اذہان کے سکون و طمانیت کا سامان ہوتا ہے، مسلک اعلیٰ حضرت
 پر استیقام، تصلب فی السنہ اور ملی ہمدردی دیکھ کر بے پناہ خوشی ہوتی ہے، مولیٰ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو
 شرف قبولیت سے نوازے، ان کے علم اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہماری ماؤں
 اور بہنوں کیلئے مفید سے مفید تر بنائے، آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور

خانقاہ رضویہ نوریہ بریلی شریف کا

ادنیٰ سوالی

عبدالستار ہمدانی، مصروف، برکاتی، نوری

مورخہ: ۲۲ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

مطابق: ۱۳ اپریل ۲۰۰۴ء



تقریظ جمیل

حضرت مولانا حافظ محمد اکبر صاحب رضوی

(خطیب و امام مدینہ مسجد باسنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

دور حاضر اس لحاظ سے انتہائی سنگین اور پر فتن ہے کہ لوگ یورپ و امریکہ کے بے دین لوگوں کی کسوٹی پر اپنے تمام تر معاملات کو پرکھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں حالانکہ ان کی سوسائٹی الگ، ان کا طور طریقہ، رہن سہن الگ، ان کا لباس و پوشاک اور وضع قطع الگ۔

الحمد للہ ہم اللہ کے اس مقدس دین کے ماننے والے ہیں کہ جس کو ہمارے لئے اللہ نے پسند کیا ان الدین عند اللہ الاسلام جس میں ہمارے لئے دین و دنیا اور آخرت کی ہر طرح کی خیر و خوبیوں اور بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں جس دین کے ذریعے ہمیں شرافت و بزرگی ملی۔ جس دین کی تبلیغ و اشاعت نے ہمیں اقوام عالم میں ایک ارفع و اعلیٰ شان عطا کی۔ قرآن مجید نے ہمارا تعارف اس طرح کرایا ہے۔ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (پ: ۴، رکوع: ۳)۔ ”تم بہترین امت ہونا ہر ہوئی لوگوں کے لئے بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو“۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج وہی عز و شرف کا تاج رکھنے والی قوم، جو دیگر قوموں کے لئے ہادی و رہنما بن کر ابھری تھی، اپنی ذمہ داریوں کو یکسر بھلا کر آج خود رشک و ہدایت کی حاجتمند ہے آج ہمارے بڑوں میں دینی سرپرستی کا جذبہ سرد پڑ چکا ہے۔ آج ہمارے جوانوں میں اشاعت

دین کا وہ دلولہ نہیں اور نہ ہمارے بچوں میں دین سیکھنے کا حوصلہ ہے اور ہماری بہنوں بچیوں کی حالت تو اور افسوس ناک حد تک شرم و حیا کی چادر اتار کر فیشن پرستی کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ دین اسلام کے قواعد و ضوابط معلوم نہیں۔ ایسا بھی نہیں کہ دینی معلومات کا ذریعہ نہیں اور یہ بھی نہیں کہ اچھائیاں اور برائیاں ہم پر منکشف نہیں۔ الحمد للہ دینی معلومات کا ذریعہ گھر گھر میں موجود ہے۔ علمائے کرام کے بیانات ریلے کرنا روزانہ کا معمول ہے۔ دینی مسائل کا خزانہ ہر روز انڈیلا جا رہا ہے لیکن دینی فکر نہیں، دین حاصل کرنے کے لئے وقت نہیں، تمام تر کوششیں تو ظاہر پرستی اور فیشن کی نذر ہو رہی ہیں۔ ہدایت کرنے والے ہدایت کرتے رہیں، کون سنتا ہے علماء کو؟ کون سنتا ہے واعظین و ناصحین کے وعظ و نصیحت کو؟ لیکن بڑے حوصلہ مند ہیں علمائے کرام جو ہدایت و نصیحت کے ذریعہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کر رہے ہیں۔ بڑے سعادت مند ہیں وہ مصنفین و مؤلفین جو اپنی تصنیف و تالیف کے ذریعے اچھائیوں اور برائیوں سے آگاہ کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ دنیا سمجھے نہ سمجھے، اللہ کی بارگاہ میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہے، جن کے قلم کی روشنائی شہدائے کرام کے خون پر سبقت لے جائے گی۔

زیر نظر کتاب ”عورت اور آزادی“ عزیز می مولوی غلام مصطفیٰ قادری رضوی کی دوسری اشاعتی کاوش ہے۔ اس سے پہلے موصوف اسلامی بہنوں اور بچیوں کے لئے ایک بیش بہا کتاب ”نیک بیبیوں کی کہانی“ لکھ کر قدر دانوں سے داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جن کے لئے یہ تمام تر کاوشیں ہو رہی ہیں، وہ کہاں تک ان سے فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اس کتاب میں عزیز می مولوی غلام مصطفیٰ قادری رضوی سلمہ نے اپنے سوز و دردوں کو الفاظ کا جامہ پہنا کر اور اپنے درد کو کتاب کی شکل دے کر ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ ہماری بچیاں اپنے فکر و

تذکرہ کو اپنے خیالات و نظریات کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں، تاکہ ان کی کوکھ سے جنم لینے والی نسل سے کوئی تو نور الدین یا صلاح الدین پیدا ہو اور کوئی طارق و محمود جنم لے کر اسلام کی شان کو دو بالا کر سکے۔

لیکن حالات دن بدن بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک برائی سے بچانے کی کوشش کی جاتی ہے تو مزید چار برائیاں سر اٹھا لیتی ہیں۔ انشاء اللہ دینی مجاہد برائیوں سے دفاع کراتے رہیں گے اور ان کی تیخ کنی کے لئے تن من دھن کی قربانیاں بھی پیش کریں گے لیکن بڑی خوفناک برائی مسلم بچیوں میں فیشن پرستی اور جدت پسندی اور آزادی نسواں کی طرف رجحان ہے، جو حقیقت میں مسلم معاشرے کے لئے زہر قاتل ہے۔

شرم و حیا انسان کے لئے ایک فطری سرمایہ ہے۔ بے شرمی، بے حیائی، برہنگی نیم برہنگی کی ہر اد اور ہر تحریک خواہ وہ امریکہ و یورپ سے پھوٹے یا براعظم ایشیاء کے ملکوں سے اٹھے، وہ وحشی و غیر مہذب قوموں کی پستی کا مظاہرہ ہے، جو آدمیت کو اس کے بلند مقام سے شیطانیت کی طرف دھکیل دیتی ہے۔ آزادی نسواں کی آڑ میں بے پردگی اور فیشن پرستی کو پروان چڑھانا ننگ انسانیت ہے اور ننگ آدمیت ہے۔

عزیزی مولوی غلام مصطفیٰ قادری سلمہ نے کتاب ہذا میں اسلامی بچیوں اور بہنوں میں سرایت ہونے والی ایک ایک برائی کے خدو خال اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کر کے نتیجہ ان کی تمام خرابیوں سے آگاہ کیا ہے لہذا میری پرزور اپیل ہے کہ اس سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے اور اپنی حیات دنیوی کو اسلامی زندگی بنا کر آخروی زندگی کو تابناک بنانے کی فکر کی جائے۔

چونکہ ہمارے آقا و مولیٰ ارواحنا فدوا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے فرمان کا مفہوم ہے کہ ”دوزخیوں میں عورتوں کی دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں میں نے (اپنے عہد مبارک میں) نہیں دیکھا، پہلی وہ عورتیں جو کپڑے و پوشاک پہن کر بھی ننگی ہوں گی، یعنی ایسے باریک کپڑے پہنیں گی یا ایسا تنگ لباس پہنیں گی جس سے ان کے بدن کا انگ انگ لوگوں پر ظاہر ہوگا، بدن کی رنگت جھلکے گی اور جسم کی ساخت اور بناوٹ نظر آئے گی جس سے سر راہ چلنے والوں کو اپنی طرف راغب کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی اور ان کے بال بختی اونٹوں کے کوبان کی طرح ہوں گی، ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ جنت کی خوشبو پائیں گی۔“

مندرجہ بالا مفہوم کی روشنی میں ہم اپنے ماحول کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا حالات ایسی غلط روی اور سرکشی کا پتہ نہیں دے رہے ہیں؟ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اسے فیشن کہہ کر گلے کا ہار بنایا جا رہا ہے۔ افسوس..... صد افسوس.....!!!

میری عزیز بہنو اور بچیو! اپنے تقدس کا خیال کرو اور سن لو فتنہ وہی نہیں ہے جو عورت کے دل سے یا اس کے طور طریقے سے پیدا ہو بلکہ اس سے بدتر فتنہ وہ ہے جو فساق و فجار اور ناخدا ترس لوگوں کی کج روی سے اٹھتا ہے، لہذا اپنے آپ کو بازار کی ملکہ حسن بنانے کے بجائے اپنے کو گھر کی ملکہ بنانے کی فکر کرو۔ بے حجابی اور بے پردگی سے گھر سے باہر ہرگز قدم نہ رکھو اور نئی فیشن کی تمام وباؤں سے اپنے کو بچانے کی کوشش کرو۔ پروردگار عالم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم سب کو شریعت مطہرہ کے تمام اصولوں کو اپنا کر اپنی زندگی سنوارنے کی توفیق بخشے اور ہر ایک برائی سے محفوظ و مامون رکھے آمین۔

حافظ محمد اکبر حسین رضوی عنی عنہ

تقریظ مبارک

از حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی

(سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت باسنی)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زن نیک رو نیک خو پارسا
کند مرد درویش را پادشاہ

قوم و ملت کی اصلاح و خیر خواہی کے لئے غور و فکر کرنا، اپنے علم و شعور کو بند و نصیحت کے طریقہ پر بروئے کار لانا، اہل علم کا طرز زندگی رہا ہے۔ ایسی پاکیزہ فکر خدائے پاک رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خاص کر علمائے کرام کی جماعت کو عطا فرماتا ہے۔ اسی سے قوم مسلم میں دینی و ایمانی حوصلہ و بیداری پیدا ہوتی ہے۔ ہم سے پہلے کے حالات سے یہی ظاہر ہے کہ جب تک قوم مسلم اپنے دینی رہنماؤں کی ہدایات و مشورے پر عمل کرتی رہی، بامراد اور باعزت رہی ہے، مگر موجودہ حالات میں اہل یورپ و مغربی اقوام نے میڈیا وغیرہ ذرائع کو استعمال کر کے حالات کو اس قدر پرانگندہ و مکدر کر دیا ہے کہ بے حیائی و غیرہ برائیاں عام بلا کی طرح پھیل رہی ہیں۔ دین سے بیزاری کے ناپاک پودے جڑیں پکڑ رہے ہیں اور ہر طرف بدبو پھیلا رہے ہیں، مگر دینی و ملی درد جن پاکیزہ دلوں اور ذہنوں میں موجزن ہے وہ باوجود قلیل اسباب کے اس کے سد باب کے لئے سعی نیک کرتے رہتے ہیں۔ چون کہ یہ کار خیر خلوص پر مبنی ہوتا ہے اس لئے خدائے پاک عزوجل اس میں بڑی کامیابی بھی عطا فرماتا ہے۔

عزیز گرامی مولوی غلام مصطفیٰ قادری سلمہ المولیٰ من کل بلاء نیک فطرت فاضل ہیں۔

لکھنے پڑھنے کا شوق ابتداء ہی سے ان کی خصلت و عادت میں شامل رہا ہے۔ چند ماہ پہلے ایک کتاب بنام ”نیک بیبیوں کی کہانی“ تالیف کی تھی، جو خوب پسند کی گئی اسی سے کڑی ملاتے ہوئے نئی کاوش ”عورت اور آزادی“ کے نام سے اس کتاب کو بڑی محنت سے لکھ کر قوم کی ماں بہنوں کو دے رہے ہیں۔

جس میں بے پردگی کے نقصانات، فیشن پرستی کی خرابیاں، ٹی وی کی تباہ کاریاں، شوہر کی

نافرمانی پر وعیدیں، مرد کی اطاعت و فرماں برداری پر دینی و دنیوی فوائد و برکات اور پردہ کی عظمت و اہمیت وغیرہ عنوانات پر خاص طور سے عزیز موصوف نے اپنی طیب و طاہر نگارشات پیش کی ہیں اور ہر موضوع کو دلائل قرآن و احادیث شریفہ و اقوال ائمہ کرام و فقہائے عظام علیہم الرحمۃ سے مزین کیا ہے۔ اہل دانش کی آراء بھی بطور عبرت و نصیحت چند لکھی ہیں۔ جملہ عنوانات بڑے ٹھوس حوالوں سے مستند کر کے خواتین اسلام کے لئے ایک حسین ترین گلدستہ بطور تحفہ و نصیحت نامہ کے پیش کیا ہے اور ان کی سیرت کو اسلامی سیرت بنانے اور طرز صالحات کو اپنانے کی بھرپور لگن کی دعوت پوری کتاب میں نظر آتی ہے۔ اول تا آخر میں نے مطالعہ کیا ہے اور خواتین اسلام کے لئے اسے بہت مفید سمجھتا ہوں اور اپنی ماں بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ عزیز کی دونوں کتابوں کو بار بار پڑھیں اور خوب خوب فائدہ حاصل کر کے اپنی زندگی کو مثالی پاکیزہ اور اسلامی و ایمانی زندگی بنالیں اور سیدہ فاطمہ الزہراء، سیدہ بی بی عائشہ صدیقہ اور سیدہ بی بی خدیجہ الکبریٰ وغیرہ رضی اللہ عنھن کے اخلاق و اطوار اور عادات کا نمونہ بنیں۔ تاکہ ان کے کردار و گفتار سے صالحات اسلام کی یادیں تازہ ہو جائیں۔ بد اخلاق اور بد اطوار بنانے والی ٹی وی سے ضرور ضرور پرہیز کریں۔ فلمی

پیش گفت

الحمد لولیه والصلاة والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے، انسان دنیوی مال و متاع کی محبت میں گرفتار ہوتا جا رہا ہے اور یہ محبت اسے تنزل اور پستی کی طرف دھکیل رہی ہے، آج اکثر و بیشتر مرد اور عورتیں اسی تگ و دو میں ہیں کہ چاہے کسی بھی طریقے سے ہو، مال و دولت اکٹھا کی جائے اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کی جائے، مغربی اور یورپین کلچر اور تہذیب نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی ایسی راہ دکھا دی ہے جس پر چل کر عورت زیادہ سے زیادہ پیسے اکٹھا کر سکے اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوتی ہے۔

مگر اس راہ غیر مناسب پر چلتے وقت عورت کئی ناجائز اور خلاف شرع کاموں کا بھی ارتکاب کر لیتی ہے۔ جو اس کی عزت و آبرو پر بدنماداغ لگا دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں اسے پوری آزادی اور چھوٹ مل جاتی ہے، مرد و عورت کا اختلاط، بے پردگی، سنیمیا بنی، جنسی تعلقات جیسی برائیاں جنم لیتی ہیں اور اس کے ساتھ مغربی فیشن چیزیں بھی اسے اپنے جسم اور بدن پر استعمال کرنی پڑتی ہیں۔

یقیناً اسلام ایک مکمل نظام زندگی اور دستور حیات ہے اور یہ ہر جگہ ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس مذہب مہذب نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی محنت و مزدوری کر کے جائز کمائی حاصل کرنے کے ذرائع عطا کئے ہیں۔ مگر اسلام چاہتا ہے کہ ایک عورت (جو پوری کی پوری عورت ہے) اپنی عزت و تحفظ کے ساتھ ہر جائز کام اختیار کرے، یہی وجہ ہے کہ میدان کارزار میں مردوں کی

گانوں کی آوازوں سے اپنے گانوں کی حفاظت کریں، نہ ایسی پھوہڑ کتابیں پڑھیں نہ اخبار بنی کریں۔ جو بے راہ روی کی طرف لے جانے والی ہوں۔ بلکہ جنتی زیور، سنی بہشتی زیور اور یہ کتاب پڑھیں، مانگ پر جو مسائل و احکام بتائے جائیں ان پر عمل کریں، یہی نجات کا راستہ ہے، اسی سے جنت کا راستہ ملتا ہے، یہ چند روزہ فانی بے اعتبار دنیا ہے، اس پر ہرگز فخر و غرور نہ کریں۔

میرے عزیز سعید نے جو سعی نیک کی ہے مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ مزید کار خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و بارک وسلم اجمعین۔

ولی محمد رضوی

خادم سنی تبلیغی جماعت باسنی

۹ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ



www.Markazahlesunnat.com

انہیں اپنی تجارت اور کمائی کے راستے میں بھی اختیار کر رہی ہیں۔

امید ہے کہ ہماری ماں بہنیں ان برائیوں اور خرابیوں کے سدّ باب کے لئے کوشش کریں گی اور خود بھی ان سے درس عبرت حاصل کر کے دوسری ماں بہنوں کو گناہوں سے بچنے کی تاکید کریں گی.....

خاکپائے علماء و صلحاء

غلام مصطفیٰ قادری رضوی

ابن محمد سردار منڈل باسنی

اسلامی ماں بہنیں اپنے ایمان و عقیدے میں تازگی پیدا کرنے کے لئے مصنف کی کتاب نیک بیبیوں کی کہانی کا مطالعہ کریں
(مولانا صاحب حسین رضوی باسنوی)

www.Markazahlesunnat.com



طرح عورتیں بھی دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتی رہیں۔ مجاہدین اسلام کی مدد کرتی رہیں اور انکی مرہم پٹی میں ہاتھ بٹاتی رہیں۔ مگر پردے کی پابندی اور اپنی ناموس و عظمت کی قدر کا پاس و لحاظ کرتی رہیں۔

آج عورت اپنے حقیقی دائرہ عمل سے ہٹ کر اور مردوں کے شانہ بشانہ بالکل معمولی اور حقیر کاموں کو کرنے میں اپنی ترقی کی معراج سمجھتی ہے۔ وہ کام تو مردوں کے کرنا چاہتی ہے مگر اس کی طبعی صلاحیتیں اور نسوانیت کے مظاہرے اس کے لئے رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں، جس نے خطرناک مسائل کو جنم دیا ہے۔ جسکا مشاہدہ آئے دن ہم کرتے ہیں۔

اس لئے ہر ماں بہن پر لازم ہے کہ وہ شریعت کی حد میں رہ کر نیک اور جائز افعال و اعمال کو اختیار کرے۔ اس طریقے پر چل کر اگر وہ پابند شرع ہوگئی تو پھر اس کے لئے وہ بشارتیں ہیں جو خالق کائنات نے ارشاد فرمائیں۔

فرمان ربّانی ہے۔”

من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ و هو مؤمن فلنجزيه حيوٰة طيبة
ولنجزيهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ۝ (النحل)

ترجمہ: اور جس مرد اور عورت نے بھی اچھا کام کیا اور وہ مؤمن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے کئے ہوئے کا اجر دیں گے۔

زیر نظر کتاب ”عورت اور آزادی“ میں معاشرے میں پائی جانے والی چند ان برائیوں کی مذمت اور نقصانات کی نشاندہی کی گئی ہے، جو عورتوں میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلسلہ:

بہن آج سے چند ماہ پہلے میں آپکی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور آپکی زبان فیض ترجمان سے میں نے مقدس اور نیک بیسیوں کی بے مثال زندگی سنی تھی جنکو سننے کے بعد میں نے اپنی طاقت بھر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کو اپنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ لیکن آج میں پھر آپ کو زحمت دے رہی ہوں یعنی ہمارے اس معاشرے میں عورتوں کی بے راہ روی اور غلط طریقوں کے بارے میں چند سوالات کرنا چاہتی ہوں نیز جن گناہوں کی آج ہماری ماں بہنیں شکار ہو رہی ہیں، ان کے بارے میں جو وعیدیں آئی ہیں انہیں سننا چاہتی ہوں۔ تو سب سے پہلے آپ مجھے بتائیے کہ اسلام میں ایک عورت کے لئے شرم و حیا اور پردے کی کتنی تاکید کی گئی ہے۔ کیوں کہ آج ہماری ماں بہنیں سڑکوں اور بازاروں میں اتنی بے حیائی اور بے شرمی سے پھرتی ہیں کہ الامان والحفیظ۔ اس لئے ذرا قرآن و احادیث کی روشنی میں اس کی اہمیت بیان کیجئے نا؟

مناظرہ:

بہن سب سے پہلے آپ یہ جان لیں کہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے اس صنف نازک یعنی عورت کے کیا حالات تھے اور اسکی کیا حیثیت تھی۔ لو سنو! اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عورت انتہائی پریشاں اور زبوں حال تھی۔ تمام تہذیبوں میں اسکو عیاشی کا سامان سمجھا جاتا تھا، صرف ملک عرب میں عورت کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا، اگر اس کو سن لو تو کلیجہ منھ کو آئے گا۔ جب کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی تو باپ ناراض ہوتا اور اپنی لڑکی کو اپنے ہاتھ سے زمین میں زندہ گاڑ دیتا تھا اور اس میں اسے کچھ اور شرم محسوس نہیں ہوتی

آئندہ صفحات میں مسلم معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں کے بارے میں سلمہ اور فاطمہ نامی دو اسلامی بہنوں کی قرآن و احادیث کی روشنی میں سنجیدہ گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔ احکام قرآنی اور فرامین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے ہی ایک عورت پاکیزہ نظام معاشرت کے تحت زندگی گزار سکتی ہے۔ ورنہ مغربی طرز کو اپنا کر اسے ذلت و رسوائی اور دنیوی اور اخروی نقصان کے سوا کچھ نہیں ملیگا.....

عورتوں کو اسوۂ خیر النساء
دین و دنیا میں عطا کر خدا

www.Markazahlesunnat.com

تھی۔ چھٹی صدی عیسوی میں انگلینڈ کے اندر عورت کی کیا پوزیشن (Position) تھی؟ یونان میں اس عورت کے ساتھ کیا ظلم ڈھایا جاتا تھا، روم میں کیا حالت تھی؟ ایران میں اسے کیا حیثیت دی جاتی تھی؟ پوری تاریخ اس کی گواہ ہے کہ عورت کا معاشرے اور سوسائٹی میں کوئی لائق مقام نہیں تھا۔ ۱۷۵۷ء میں یونان کے علماء کا خیال تھا کہ سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے لیکن عورت کی برائی کا علاج ممکن نہیں۔ عورت ہماری راحتوں اور آرام کو مٹاتی ہے اور ہماری روح کو بے چین کرتی ہے۔

طامس ہارڈنگ کہتا ہے کہ ”عورت ایک خطرناک اژدہ کی طرح ہے۔ جس کا مقابلہ آسان نہیں۔ عورت ایک شیطانی جادو ہے، اس کے شر سے بچنا دشوار ہے۔“

(عورت کیا ہے صفحہ ۷۶-۷۷)

الغرض پوری دنیا میں عورت کے ساتھ نازیبا سلوک کیا جاتا تھا، مگر ب قدیر کے فضل کرم سے اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف لاکر اس صنف نازک اور کمزور عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ دیا اور اس کے مقام کو معاشرے کے اندر اس طرح بلند کر دیا کہ ہر طرف سے یہ آوازیں آنے لگیں :-

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
خاک کے ذروں کو ہم دوش ثریا کر دیا

☆

وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دُروں

اسلام کی آمد کے بعد عورت کو صرف مرد کی ہی راحت کا سبب نہیں قرار دیا بلکہ اس کی عزت و عصمت کی بھی حفاظت کا ذریعہ پردے کی صورت میں بتایا گیا۔ اسے صرف آزاد اور آوارہ ہی نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے اور اس کے مختلف رشتوں اور ناتوں کی پہچان کرا کے بھی اسے گھر کی زینت بنا دیا اور باہر آزادی کی زندگی پر پابندی لگا دی اور یہ پابندی اس کی عظمت اور ترقی کا سبب بن گئی، اس کو زندہ جلا دینے سے بچالیا۔ مردوں کی طرح اس کے حقوق بھی مقرر فرمائے اس کے قدموں کے نیچے جنت جیسی عظیم نعمت کو بتایا، اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاِمْهَاتِ ”جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اسے اس طرح بھی بلند مرتبہ بتایا کہ ”اے لوگو! اگر تم نفس کی پاکی چاہتے ہو تو عورت سے شادی کرو۔ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ دلہن جب گھر میں آئے تو اسکے پاؤں دھو کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دو تا کہ برکتیں چلی آئیں، اسلام نے اشارہ دیا کہ عورت تمہارے لئے زینت ہے اور تم اس کے لئے زینت ہو، اسلام نے بتایا کہ اپنے نکاح کے لئے بہترین عورت کا انتخاب کرو۔ اور فرمایا۔ ایمان کے بعد بڑی نعمت عورت ہے۔ اور یہ بھی تاکید کی کہ عورت کو غلام کی طرح مت مارو۔۔۔ نیز بتایا کہ اگر کسی عورت سے شوہر تکلیف اٹھاتا ہے، تو وہ اس کے بدلے میں جنت میں جائے گا۔ بہن سلمہ! اسلام کے آنے کے بعد عورت کی عظمت و شوکت کتنی بڑھی اس کا اندازہ لگانا بہت دشوار ہے۔ فالحمد لله على ذلك۔

سلمہ:

بہن آج یورپ اور مغرب کے ترقی یافتہ انسان یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رکھ کر اس پر ظلم کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے؟

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ضیاء الملت پیر کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ”اب مومن عورتوں کو ان آداب و احکام کی پابندی کا حکم فرمایا جا رہا ہے جس سے وہ اپنی ناموس (عزت) اور آبرو کی حفاظت کر سکتی ہیں۔“ (ضیاء القرآن ج ۳ ص ۳۱۴)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وقرن فی بیوتکن ولا تبرحن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ“ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ پھرو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی“

تفسیر ”اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں۔ اپنی زیب و زینت کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد دیکھیں اور لباس اس طرح پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکتے تھے،“ (خزائن العرفان)

اب احادیث کریمہ سنئے اور اندازہ لگائیے کہ پردے کے بارے میں کتنی تاکیدیں آئی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔“ (ترمذی شریف)

بہن یقیناً عورت کے لئے پردہ اسلام کا ایک قیمتی شعار ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ انسان جب کسی چیز کو حسین اور خوبصورت دیکھتا ہے، تو اسے پسند کر لیتا ہے، پھر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، یہ اسکی فطرت ہے تو بھلا جب وہ کسی حسین و جمیل عورت کو دیکھے گا، تو ضرور اس کے نفسانی خیالات اور جنسی خواہشات ابھریں گی اور اس طرح وہ دھیرے دھیرے گناہ عظیم کے

قریب ہوتا جائے گا۔ اسی لئے تو پہلے ہی قرآن نے نظر بازی پر پابندی عائد کر دی کہ جب نظر ہی نہ پڑے گی تو پھر گناہ کا خیال بھی نہیں آئے گا۔ مرد کی طرح عورت کو بھی غیر محرم کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی اجازت نہیں۔

دیکھو ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا پردہ کر لو۔ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھیں گے۔ حضور نے فرمایا کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھو گی؟“

پتہ چلا کہ پردے کی پابندی کے لئے صرف غیر محرم سے اپنے کو پوشیدہ رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ غیر محرم مرد کی طرف خود نظر کرنے سے بھی عورت بچے۔۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ عورت کے لئے کونسی چیز بہتر ہے؟ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسی وقت سیدہ فاطمہ زاہرہ کے پاس آیا اور آکر پوچھا:

ای شیء خیر للنساء قالت لا یرین الرجال ولا یرونہن فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فاطمة بضعة منی“ ترجمہ: یعنی عورتوں کے لئے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مردان کو دیکھیں۔ فرماتے ہیں میں نے سیدہ کا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا

کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔“

سبحان اللہ! یعنی پتہ چلا کہ مرد اور عورت دونوں کو اجنبی مرد اور عورت سے اپنی نظر کی حفاظت کرنا لازم ہے اور یہی صحیح معنی میں نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے کا عمدہ طریقہ ہے۔

بہن یہی نہیں بلکہ پردے کی اہمیت اور بے پردگی کی مذمت میں کئی ایک احادیث کریمہ وارد ہوئی ہیں۔ دیکھو! اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اہل و عیال کے سوا دوسرے لوگوں میں بن سنور کر جانا قیامت کی اس تاریکی کے مثل ہے جس میں کوئی روشنی نہ ہوگی،
(ترمذی شریف باب کراہیہ خروج النساء)

یعنی بن سنور کر نکلتا اور غیر محرم کے قریب سے گزرنا، نیز خوشبو استعمال کر کے غیر محرموں کو دعوتِ نظارہ دینا بھی بہت بری بات ہے اور بے پردگی میں شامل ہے۔

سلمہ! یہ قرآن و احادیث کی روشنی میں پردے کی اہمیت کا بیان تھا اب آئیے میں آپ کو آج کے ترقی یافتہ دور کے دانشوروں اور سائنسدانوں کے تجربات بتاؤں جس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتی ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردے کی جو تاکید فرمائی ہے اس میں اس کا کتنا دنیوی اور اخروی فائدہ ہے۔۔۔ ڈاکٹر سیٹیفن کلارک لکھتے ہیں کہ :

”مرد اور عورتوں کا اختلاط، کزن کا گھر میں بلا روک ٹوک آنا جانا عام رشتہ داروں کا گھر میں بغیر اجازت کے قیام اور چائے پینا یہ تمام میری نگاہ میں نقصان دہ ہیں اور اس کا اثر نسلوں تک جاتا ہے میں نے اس اختلاط (میل ملاپ) سے عورتوں کو دوسرے مردوں کی طرف مائل دیکھا میں

نے اس اختلاط سے طلاق کی کثرت دیکھی، زنا اور فحاشی کو بڑھتے دیکھا، گھر اجڑتے ہوئے دیکھے، خودکشی دیکھی اور عورتوں اور مردوں کو جیل جاتے دیکھا اس کی وجہ گھروں میں بلا روک ٹوک آنا جاتا ہے اور بس،“ (ویسلی سن) اگر اسلام کی شہزادیاں ان تمام باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کر کے پردے کی پابندی کرنے لگ جائیں تو پھر ان کو دائمی سکون میسر آ سکتا ہے اور وہ آرام اور راحت کی زندگی گزارنے پر فخر کریں گی۔۔

سلمہ:

اچھا بہن یہ بتائیے کہ باریک دوپٹہ اوڑھنے سے کیا شرعی پردہ ہو جائے گا اور اس طرح اگر عورت کے بال اور چہرہ وغیرہ نظر آئے تو کچھ حرج تو نہیں ہے؟

فاطمہ:

سلمہ! یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ عورت جب بالغہ ہو جائے، تو غیر مرد کیلئے اس کے کسی بھی حصہ بدن کی طرف نظر اٹھانا جائز نہیں لیکن اگر مغربی اور یورپی تہذیب کے فریب کا شکار ہونے والی عورت خود ایسی چیزیں اختیار کرے کہ جس سے غیر مرد اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر دوڑائے تو اس میں عورت کا قصور اور زیادہ ہے..... رہا یہ کہ ایسا دوپٹہ یا برقعہ وغیرہ پہننا کہاں تک درست ہے؟ تو سنو.....! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ والوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نہیں دیکھوں گا ایک تو وہ جن کے پاس گایوں کی دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرے وہ عورتیں جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں (یعنی بہت باریک اور پتلے کپڑے پہنتی ہوں) اور لوگوں کے

دیز کپڑے کی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے۔“

اس سے پتہ چلا کہ باریک دوپٹہ وغیرہ ویسے بھی عورت کے لئے جائز نہیں اور نماز کی حالت میں تو بدرجہ اولیٰ ناجائز رہے گا اور نماز نہ ہونے کا سبب ہوگا جیسا کہ فقہ کی کتب میں ہے کہ اتنا باریک اوڑھنا اوڑھ کر نماز پڑھی جس سے بالوں کی سیاہی نظر آئے اس کے ساتھ نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (عامہ کتب فقہ ملفوظات شریف ج ۱ ص ۲۵)

اور سنو! ”ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مصر کی بنی ہوئی لملل آئی، آپ نے اس میں سے کچھ حصہ پھاڑ کر دجیہ کلیبی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا اس میں سے ایک حصہ پھاڑ کر تم اپنا کرتہ بنا لو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دوپٹہ بنانے کے لئے دے دو۔ مگر ان سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے اور کپڑا گالیں تاکہ جسم کی ساخت اندر سے نہ جھلکے۔“ (ابوداؤد شریف)

سلمہ:

آج کل فیشن کو اختیار کرنے والی ہماری ماں بہنیں مردوں کی طرح تنگ لباس اور فیشی کپڑے پہنتی ہیں۔ ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

فاطمہ:

اسکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی وہ لڑکیاں اور عورتیں جنہوں نے ایسے غیر شرعی اور لعنت برسانے والے زرق برق لباس پہننا شروع کر دیئے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو بغور پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں۔

دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں اور مردوں کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں ان کے سر جھکے ہوئے بختی اونٹ کے کوہان کے مثل ہیں، یہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی اور جنت کی بوتلی اتنی دور سے آتی ہے یعنی بہت دور سے آتی ہے۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۵)

امام مالک علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ حفصہ بنت عبد الرحمن حضرت بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں، تو حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دے دیا (موطا امام مالک رضی اللہ عنہ) تو اس واقعہ سے یہ ہی پتہ چلتا ہے کہ باریک دوپٹہ پردے کے کام نہیں آسکتا اور ستر پوشی نہیں کر سکتا۔ نیز عورتوں کے باریک لباس سے جہاں شرم و حیا ختم ہو جاتی ہے وہیں اس کے کچھ اور نقصانات بھی واقع ہوتے ہیں۔

اور اس واقعہ سے یہ بات بھی بخوبی معلوم ہوئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو دوپٹہ پھاڑا، وہ اس حدیث پاک پر مکمل عمل تھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”جب تم میں سے کوئی کسی برائی کو دیکھے، تو چاہیے کہ اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اس برائی کو دل میں برا جانے۔ (مسلم شریف)

ایک مرتبہ آپ (بی بی عائشہ) رضی اللہ عنہا کا کسی کے ہاں جانا ہوا صاحب خانہ کی دو نوجوان لڑکیاں بغیر چادر باریک دوپٹہ اوڑھے نماز پڑھ رہی تھیں آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔“

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے“ اسی لئے تو سرکار نے فرمایا۔ ”عورتوں کی خانہ نشینی پر انہیں کم کپڑے دے کر مدد چاہو کہ جب کسی کے پاس زیادہ کپڑے ہوں تو وہ سنگھار کر کے باہر نکلنے کو چاہے گی۔“

جو عورتیں ایسا لباس پہنتی ہیں۔ جن سے بدن کی ساخت بالکل صاف نظر آتی ہے۔ ان کا پہننا گناہ تو ہے ہی ساتھ ہی ساتھ دنیوی نقصان بھی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر لیڈ بیٹر (Dr.Led Beater) جو بہت بڑا محقق ہے وہ لکھتا ہے کہ ”جس لباس سے نسوانی جسم کی ساخت نظر آئے اس جسم سے میں نے غلیظ اور نسوانی لہروں کو نکلنے ہوئے دیکھا ہے۔“

(سنت نبوی اور جدید سائنس، بحوالہ تصورات اسلام)

اور اب تو آئے دن کوئی نہ کوئی نیا کپڑا نکلتا رہتا ہے جو پوری طرح بے شرمی کا نمونہ پیش کرتا ہے خاص کر عورتوں کو آزادی کے راستے پر لانے کے لئے اہل مغرب نے جو فیشن کپڑے تیار کئے ہیں۔ غیروں کے دیکھا دیکھی مسلمان عورتیں بھی بے حیائی کے ساتھ انہیں پہنتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جس سے مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کی اس خواہش اور منصوبے کی تکمیل ہو رہی ہے جس کو لیکر وہ میدان میں آئے ہیں۔ میگو ڈولی (Mango Dolly) رس ملانی وغیرہ اس طرح

کے نام کے کپڑے جو ایک مرد بھی پہنے تو اس کا بدن ظاہر ہوتا ہے، بھلا عورت کس طرح پہننا گوارا کرے گی۔ ایسی بے شرم اور بے حیا عورتوں کو اپنی عصمت و عزت کی حفاظت کرنی چاہے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ اسکی عزت و عظمت کے ساتھ دنیا والے کھلواڑ کرنے لگ جائیں گے اور وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔

بہن! دراصل آج ہمارے معاشرے اور سوسائٹی میں جو طرح طرح کی برائیاں جنم لے رہی ہیں، ان کو فروغ دینے میں جہاں مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں نے دوسرے طریقے اپنا لئے ہیں، وہیں T.V. کا بھی بڑا حصہ رہا ہے۔ اس ناسور نے جہاں مسلمان مردوں کو بے راہ روی کا شکار کیا ہے، وہیں مسلمان عورتوں کی زندگی کو بھی بے حیائی، عیاشی، فحاشی اور گندے خیالات میں ملوث اور مبتلا کر دیا ہے۔ آج کے ٹیلی ویژن کے بارے میں یہ عام بات ہے کہ اب کوئی شریف انسان اپنے گھر والوں کے ساتھ ٹی وی دیکھنے کے لئے نہیں بیٹھتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ نہ جانے کب کوئی گندہ اور فحش منظر آجائے، جس میں بے پردگی خوب ظاہر ہو اور وہ اس کی شرم و حیا کے لئے چیلنج بن جائے، کیونکہ عریانیت اور برہنہ تصویروں نے ہی آج مسلم عورتوں کو ایسے راستے کی طرف دھکیلا ہے۔ جہاں شرم و حیا نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور ان فحش اور بلیو (Blue) فلموں نے بجائے تعلیم و تربیت کے ان ناظرین کو تباہی اور ہلاکت یعنی ایڈز جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔

سلمہ:

اچھا بہن فاطمہ! یہ بتائیے نا کہ آج کل ہماری بہنیں جو مردوں جیسا فیشن لباس پہنتی ہیں اور اس کو پردے کا نام دیتی ہیں کیا برقعہ یہی ہوتا ہے؟

یہ بات تو میں پہلے ہی بتا چکی ہوں، بہن! کہ عورتوں کو مردوں کی طرح رہنے سہنے کا شوق اسی ٹی وی نے دلایا ہے چاہے وہ کپڑوں کا معاملہ ہو یا چلنے پھرنے کا۔ جب تک اس لعنت والی چیز سے دوری اختیار نہیں کرے گی، تب تک وہ فیشن کے قریب جاتی رہے گی اور تباہی و بربادی اس کا استقبال کرے گی۔ آپ یہ بات کرتی ہیں کہ ہماری ماں بہنیں برقعہ کے نام پر فیشن کی کپڑے پہنتی ہیں۔ ارے انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ پردہ اور برقعہ کا مطلب ہی یہی ہے کہ عورت مکمل طور سے اپنی ستر پوشی کر لے۔ اگر اس کا کوئی عضو جو ستر پوشی میں داخل ہے وہ نظر آجائے، تو پھر سمجھ لو ابھی اس نے پردہ نہیں کیا بلکہ عورت کو اس طرح نامکمل پردہ کرنا بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں اس لئے کہ عورت کا معنی ہی چھپانے کی چیز ہے اور عورت سراپا عورت ہے۔

کرو لفظ عورت پہ اگر غور تم
تو معلوم کر لوگے فی الفور تم

☆

کہ عورت ہے شرم و حیا کا مقام
نمائش ہو اس کی برا ہے یہ کام

☆

ہے عورت کا مستور رہنا ہی ٹھیک

ہے عورت کو مستور کہنا ہی ٹھیک

☆

اگر عزت نفس ملحوظ ہے
تو وہ اپنے گھر میں ہی محفوظ ہے

☆

اور۔۔ جو عورت ہے بے شرم اور بے حجاب
ہے قسمت میں اس کی یقیناً عذاب

بہن آپ سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ آج ہمارے یہاں غیروں کی دیکھا دیکھی کئی لڑکیاں اور عورتیں ایسے برقعے پہنتی ہیں، جو بنا م برقعہ ہے۔ حقیقت میں وہ فیشن کے طور پر استعمال کرتی ہیں کیا اگر وہ اسے پردے کے طور پر پہنتی ہیں، تو ان کی آنکھیں اور چہرے اور بال کھلے رہتے ہیں کیا انہیں معلوم نہیں؟ کہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج جو عذابات خواتین کے متعلق دیکھے تھے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ سرکار نے فرمایا ”میں نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی ہے اور اس کا دماغ کھول رہا ہے۔“ (یہ اس عورت کی سزا تھی جو اپنے بال غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی)

یہ بھی واضح رہے کہ فتنہ و فساد پھیلانے اور زنا وغیرہ گناہ کی دعوت دینے میں دوسرے اعضاء بدن کی بنسبت آنکھ کا زیادہ حصہ رہتا ہے اور یہی فتنہ کی جڑ ہوتی ہے۔ چنانچہ سرکار فرماتے ہیں۔

”العینان تزنیان و زناهما النظر۔“

آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا کرنا ”نظر کرنا“ ہے۔

اور اب تو ایسے فیشن ایبل برقعے مارکیٹ میں فروخت ہو رہے ہیں۔ جو کئی ایک رنگوں سے مزین اور خوب سجاوٹ شدہ ہوتے ہیں۔ ہماری ماں بہنیں ان فرامین مقدسہ اور ارشادات عالیہ پر غور کر کے شرم و حیا کی پوری پابندی کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ انہیں راحت اور کامیابی کی زندگی میسر آئے گی۔

سلمہ:

بہن جب آپ نے شریعت کا یہ حکم بتا دیا کہ عورت کو بے پردہ باہر نکلنا لباس و کپڑے فیشن پیہنا، لوگوں کو دعوت گناہ دینا، آنکھوں سے بے پردگی ظاہر کرنا، یہ سب ناجائز ہیں۔ تو پھر ان عورتوں کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے، جو بڑی سچ دھج کے ساتھ اولیائے کرام کے مزارات پر جاتی ہیں اور پردہ کا خیال نہیں رکھتیں؟

فاطمہ:

بہن سلمہ! مزارات پر عورتوں کا جانا یہ کیسا ہے؟ اس کے بارے میں جاننے سے پہلے یہ سن لو کہ آج لڑکیوں کا بے پردہ باہر نکلنا اور بڑی بے باکی کے ساتھ بازاروں میں گھومنا۔ ان کاموں میں کچھ ان کی غلطی ہے، مگر ان سے زیادہ ان کے والدین اور شوہروں کا بھی قصور ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں انہیں کیوں آگاہ نہیں کیا؟ کیا انہیں معلوم نہیں؟ کہ رب کریم کا ارشاد گرامی ہے۔

الرجال قوامون على النساء

ترجمہ۔ مرد عورتوں پر حاکم (افسر) ہیں۔ (قرآن مجید)

کیا انہوں نے یہ فرمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنا؟

اذا خرجت المرأة من بيتها و زوجها كاراة لعنها كل ملك في السماء

وكل شئى مرت عليه غير الجن والانس حتى ترجع۔

ترجمہ: یعنی جب عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف اپنے گھر سے نکلتی ہے، تو آسمان کا ہر فرشتہ

اور جن وانس کے سوا ہر وہ چیز جس پر سے وہ گزرتی ہے، اس پر لعنت بھیجتی ہے، جب تک

واپس نہ آجائے“ (کشف الغمہ فضائل اہلبیت ص ۲۳۵)

یہی نہیں بلکہ یہاں تک فرمایا گیا۔۔۔ لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم

الآخر ان تسافر مسيرة يوم و ليلة و فى رواية ان تسافر ثلاثة ايام الا و معها

زوجها او ذو رحم محرّم منها۔۔۔ ”حلال نہیں کسی عورت کے لئے کہ جو اللہ اور آخرت کے

دن پر ایمان رکھتی ہے کہ وہ ایک منزل اور ایک روایت میں ہے کہ تین منزل سفر کو جائے، جب تک

ساتھ میں شوہر یا وہ رشتہ دار نہ ہو جس سے ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔

(ترمذی شریف باب ماجاء فی کراہیۃ ان تسافر المرأة)

اس حدیث پاک کے تحت محدث بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ

علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”اگر عورت حج کو جانا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے کسی محرم کو ساتھ لے یا

جج سے واپسی تک کے لئے (کسی سے) نکاح کرے۔ اگرچہ ستر (۷۰) اسی (۸۰) سال والے سے ہو جو اس کے ساتھ آئے جائے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ محرم یا شوہر کے بغیر جانا صادق نہ ہو۔ باقی مقاصد زوجیت ہونے نہ ہونے سے بحث نہیں اور اگر اندیشہ ہو کہ واپسی کے بعد طلاق نہ دے گا تو یوں نکاح کیا جائے کہ عورت کہے ”میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا، اس شرط پر کہ جب تو مجھے جج کو لے جائے اور واپس آئے تو واپس اپنے مکان پر پہنچتے ہی مجھ پر طلاق بائن ہو۔ مرد کہے ”میں نے قبول کیا اس شرط پر کہ جب میں تجھے جج کو لے جاؤں (آخر تک پوری بات کہے) یوں اگر وہ ساتھ نہ جائے تو طلاق ہو جائے گی اور ساتھ جائے تو واپس پہنچتے ہی طلاق ہو جائے گی بغیر اس کے جو قدم رکھے گناہ میں لکھا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۴ ص ۶۸۴)

رہی بات مزار پر جانے کی تو اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مختلف اقوال زرین کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”حدیث میں ہے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ امام قاضی خاں سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر (قبروں اور مزاروں) پر جاننا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جائز ناجائز نہیں پوچھتے یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے کسی قبر کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے، اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے، سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے، میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔“

(جمل النور، ص ۲۴)

بہن سلمہ! یہ سب دراصل گھر والوں کی عدم توجہی اور کاہلی کی وجہ سے ہوتا ہے کیا شوہر کو والدین کو معلوم نہیں؟ کہ آج کا پرفتن دور ہماری بیویوں کی عصمت و عزت کے لئے خطرناک ہے۔

کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں؟ کہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو آزاد چھوڑنے کے نتائج انہیں ذلت و رسوائی کا شکار بنا دیں گے اور پھر وہ معاشرے اور قوم میں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے۔ اس کے نتیجے دیکھنے ہوں تو ان سرپرستوں اور حاکموں کو یہ واقعہ خوب یاد رکھنا چاہئے۔

”لندن کے ایک سینما ہال میں مینجر نے اعلان کیا کہ ایک لیڈی (عورت) اپنے کسی دوست کے ہمراہ کھیل دیکھنے کو آئی ہے۔ اس کے شوہر کو شکایت ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے بتیاں گل کی جاتی ہیں۔ تاکہ وہ لیڈی (عورت) خاموشی کے ساتھ گھر چلی جائے۔

یہ کہہ کر مینجر نے بتیاں گل کر دیں اور پانچ منٹ کے بعد واپس بتیاں روشن کر دیں، تو دیکھا کہ سارا ہال لیڈیوں سے خالی ہو چکا تھا۔“

نیک عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتی لیکن مارڈن ماحول ہمیں یورپ کے نقش قدم پر چلنے کا درس دیتا ہے۔ ان لیڈیوں کے نقش قدم پر جو اپنے شوہروں کی مرضی کے خلاف اپنے دوستوں کے ساتھ سینما ہال میں پہنچ جاتی ہیں۔ سینما کے مینجر نے صرف ایک لیڈی کے لئے لائٹیں بند کی تھیں۔ مگر پتہ بعد میں چلا کہ ہال میں جتنی بھی لیڈیاں تھیں سبھی اپنے شوہروں کو چھوڑ کر اپنے دوستوں کے ساتھ سینما پہنچی ہوئی تھیں، ان مغربی لیڈیز کے نقش قدم پر چلنے والی ہماری ملک کی مارڈن عورتیں بھی اسی راہ پر چل نکلی ہیں۔ ع

ہو گئی ہے خیر سے لڑکی ٹرینڈ
ساتھ اپنے لے کے پھرتی ہے فرینڈ

(عورتوں کی حکایات ص ۳۵۳، ۳۵۴)

سلمہ:

تو بہن! پھر ان عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے، جو اپنے کسی کام کے پورا ہونے کے لئے اولیائے کرام کے مزارات پر چادر وغیرہ چڑھانے کی نذر مانتی ہیں۔ کیا انہیں وہاں جاننا ضروری ہے؟

فاطمہ:

حضور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نذر کے بیان میں فرماتے ہیں کہ مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے یا گیارہویں کی نیاز دلانے یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا توشہ کرنے یا حضرت جلال بخاری کا کوٹھا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت لگانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی، تو یہ شرعی منت نہیں۔ مگر یہ کام منع نہیں ہیں، کرے تو اچھا ہے۔ ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شریعت اسکے ساتھ نہ ملے،

(بہار شریعت حصہ ۹: ص ۳۴)

اور ظاہر ہے کہ عورتیں چادر وغیرہ لے کر مزارات پر جائیں گی، تو فتنہ کا اندیشہ ہوگا۔ اس لئے وہ ماں بہنیں ان چادر وغیرہ چیزوں کو کسی مرد کے ساتھ بھجوا دیں۔ انشاء اللہ ان کا مقصد اور مراد پوری ہو جائے گی کہ یہاں تو عقیدت و محبت قلبی کا معاملہ ہے۔

سلمہ:

خدائے پاک آپ کو جزائے خیر سے نوازے، بہن آپ نے مجھے پردہ اور بے پردگی کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں۔ اب ذرا یہ بتائیے کہ پردہ شریعت میں کن کن سے کرنا ضروری

ہے اور کن کن لوگوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے؟

فاطمہ:

اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھو کہ ہر غیر مرد خواہ اجنبی ہو یا رشتہ دار جس سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے، ان سے پردہ کرنا لازم اور ضروری ہے اور جو عورت کے محرم ہوں یعنی جس سے ہمیشہ ہمیش کے لئے عورت کا نکاح کرنا جائز نہیں ہو سکتا، ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔

اب محرم اور غیر محرم کون کون ہیں ان کی تفصیلات سماعت فرمائیں۔

عورت کے محرم: باپ، دادا، چچا، ماموں، نانا، بھائی، بھتیجہ، بھانجہ، پوتا، نواسہ۔

عورت کے غیر محرم: چچا زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، جیٹھ، دیور وغیرہ۔

اور آج کل ہمارے یہاں عورتیں دیور سے پردہ تو دور کی بات، ان سے ہنسی مذاق کرنا فخر سمجھتی ہیں، حالانکہ جس طرح دوسرے غیر محارم سے پردہ ضروری ہے اسی طرح دیور سے عورت کے لئے اپنے کو چھپانا لازم ہے..... بلکہ دیور کے بارے میں تو اور زیادہ تاکید آئی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایاکم والدخول علی النساء، فقال من الانصار یارسول اللہ افرأیت الحمو؟ قال الحمو الموت۔

”عورتوں کے پاس جانے سے پردہ کرو، ایک صحابی انصاری بولے، یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا۔ دیور تو موت ہے۔“

(صحیح مسلم شریف باب تحریم الخلوۃ جنسیۃ، ج ۲ ص ۲۱۶)

یعنی آدمی جس طرح موت سے دور بھاگتا ہے، اسی طرح دیور سے دور رہنا عورت کے لئے ضروری ہے۔ اس حدیث پاک کو ہماری وہ ماں بہنیں بغور پڑھ کر اپنا محاسبہ کریں جو بلا جھجک دیوروں سے ہاتھ ملاتی رہتی ہیں اور ان سے ہنسی مذاق اور کھیل کود سے بھی دریغ نہیں کرتیں... گر نہ اس کا انجام بھی فتنہ سے خالی نہیں ہوگا۔۔

عورت اس کو کہتے ہیں جو ستر و حجاب میں رہتی ہو
رہنے دیا ہے عورت کو کب عورت اس عریانی نے

سلسلہ:

اب ذرا ان عورتوں کے بارے میں شرعی حکم بیان فرمائیے نا، جو بڑی بے باکی کے ساتھ ایسی زینت اور سنگا کرتی ہیں۔ جو میرے خیال سے شریعت میں جائز نہیں ہوگا؟

مناظرہ:

بہن سلمہ! پروردگار نے ہمیں جو مذہب عطا فرمایا اور اس کے دامن میں جگہ عطا فرمائی، اس پر اس کا زندگی بھر جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اسلئے کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات بے مثال ہیں۔ جو دوسرے کسی بھی مذہب اور دھرم میں نہیں مل سکتیں۔ اسلامی معاشرہ ہی وہ معاشرہ ہے جس میں احکام قرآنی نافذ ہیں اسلام نے جو قانون اور قاعدے ہمارے لئے متعین

فرمائے ہیں، ان پر عمل پیرا ہونا ہمارے لئے سرخروئی کا باعث ہے۔ ہمارے لئے کیا جائز اور کیا ناجائز ہے؟ یہ تمام تفصیلات ہمیں بتادی ہیں۔۔۔ اسلام نے ہر جگہ ہمارے لئے پابندیاں اور سختیاں ہی نہیں جاری کی ہیں بلکہ سہولتوں اور آسائشوں کی ایک لمبی قطار بھی ہمارے لئے جاری کی ہے.....

اب دیکھئے عورت کے لئے ایک اچھی اور عمدہ زندگی گزارنے کے جو آداب اور طریقے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے، وہیں عورتوں کے لئے زیب و زینت کا جائز طریقہ اور ادب بھی سکھایا... بلکہ بعض صورتوں میں زینت و آرائش نہ کرنے پر انہیں تاکید بھی کی گئی کہ عورت اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرے... محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں عورتوں کو بے پردہ نکل کر اپنی زینت و آرائش کو غیر محرم لوگوں پر ظاہر کرنے سے روکا اور شدید تہدید فرمائی..... وہیں اس کو اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کا تاکید بھی بتایا۔۔

جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کر لیجئے، فرمایا میں تجھے بیعت نہ کروں گا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل لے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔

(ابوداؤد شریف)

نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہا۔ حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا۔ اس نے کہا عورت کا، فرمایا اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی“

(ابوداؤد شریف)

یہی نہیں بلکہ فتاویٰ عالمگیری میں میاں بیوی کے حقوق کے بیان میں یہاں تک ہے کہ شوہر بناؤ سنگھار کے لئے کہتا ہے، یہ نہیں کرتی۔ گھر میں میلی کچلی رہتی ہے یا وہ اپنے پاس بلاتا ہے اور وہ نہیں آتی۔ اس صورت میں شوہر بیوی کو مارنے کا بھی حق رکھتا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا چاہئے کہ انکی منگنیاں آئیں بلکہ عورت کا قدرت رکھنے کے باوجود بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ یہ مردوں سے تشبہ ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرمائیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے...

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد دہم)

مگر بہن! زینت و زیبائش کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ عورت ناجائز طریقے سے بناؤ سنگھار کرے اور حرام و حلال کا امتیاز نہ کرے۔ نیز فیشن کے اندر ہی ملوث ہو جائے آج اسلامی افکار و نظریات سے دور رکھنے کے لئے اہل یورپ نے عورتوں کو بھی نئی فیشن کی ڈگر پر لاکھڑا کیا ہے اور اس کا سبب بھی وہی ٹی وی (T.V.) وی سی آر (V.C.R.) اور وی سی ڈی (V.C.D.) اور فلمی کمپیوٹرس ہیں...

اب ہمارے ملک میں عورتیں بھی طرح طرح کے فیشن کی کام کر رہی ہیں اور یہ مغربی تہذیب کا سیلاب بڑھتا ہی جا رہا ہے..... بالوں کو فیشن رکھنا، پپی کٹ رکھنا، انکی فلمی ہیروئن کی طرح کٹنگ کروانا، لپ اسٹک لگانا، نیل پالش ناخنوں پر ملانا، اس طرح کے بے شمار افعال آج نوجوان لڑکیاں اختیار کر رہی ہیں۔ ذرا انہیں ان کے بارے میں جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کرنا چاہئے اور اپنے کو تباہی کے راستے سے ہٹانا چاہئے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے، اور گودنے والی اور گودانے والی پر“

(بخاری شریف)

آج کل عورتیں بال کٹواتی ہیں، ان کو اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہئے، اگر شوہر بال کٹوانے کا حکم دے تو اس سلسلے میں بھی یہی حکم ہے کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ فرمایا گیا ہے لا طاعة لاحد فی معصیة اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت (کہنا ماننا) جائز نہیں۔

میک اپ، ناخن پالش اور لپ اسٹک سے عورتوں کو کتنا نقصان پہنچتا ہے؟ اس سلسلے میں ایک مغربی مفکر اور ماہر حفظانِ صحت کیا کہتا ہے؟ اس کو غور سے سنیئے۔

”میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعے میں گزری ہے۔ اس بات کو غور سے دیکھا کہ ہم فطرت کے قریب رہتے ہوئے فطرت سے دور نہیں جا رہے..... فیشن اور رواج کی دنیائے ہمیں صرف دھوکا دیا ہے۔ میک اپ حسن نسواں (عورتوں کی خوبصورتی) کے لئے تھا لیکن جتنا نقصان اس نے عورتوں کے حسن کو پہنچایا ہے شاید ہی کسی چیز نے دیا ہو۔ جنگوں نے ماحول اور حالات بدلے، بارود نے تباہ کاریوں کی انتہا کر دی لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا نقصان کم ہے جتنا میک اپ سے ہوا ہے۔“

اور بہن! ناخن پالش کے نقصانات تو بہت ہیں ساتھ ہی ساتھ اس کی موجودگی میں وضو اور غسل بھی صحیح نہیں ہوتے، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وضو اور غسل میں ایک بال کے برابر بھی اگر کوئی جگہ چھوٹ جائے تو اس کی وجہ سے وضو اور غسل صحیح نہیں ہونگے اگر جنابت کا غسل ہو تو پھر مرد یا

☆
ہیں عورتوں کے زیب تن
باپ اور بھائی سب مگن

☆
ان میں حمیت و غیرت اب کہاں؟
تہذیب حاضر الاماں!

یہ دیکھ لو! اسٹک (Lip stick) کے دنیوی نقصانات کیا ہیں ماہرین کے مطابق لپ اسٹک ہونٹوں کو قدرتی حسن سے محروم کرتی ہے۔ بالخصوص ماحولیاتی آلودگی کی تہہ جم جانے سے ہونٹوں پر بے شمار وائرس جنم لیتے ہیں۔ جو نہ صرف ہونٹوں کی صحت کو خراب کرتے ہیں بلکہ دانتوں اور بعض اوقات منہ کے سارے نظام کو بگاڑ دیتے ہیں۔ علاج نہ کرنے سے سرطان کا مرض بھی لگتا ہے..... ماہرین کا کہنا ہے کہ خواتین کو لپ اسٹک لگانے کے چھ گھنٹے تک ہونٹوں کو کھانے پینے اور آلودگی سے بچانا چاہئے ورنہ ہونٹوں پر فنگس ہونے کے خدشات ہیں۔ لہذا عورتوں کے لئے لپ اسٹک مضر (نقصان دہ) ہی ہے۔

(بیوٹی رپورٹ، سنت نبوی اور جدید سائنس، ص ۳۷۰)

سلمہ:

بہن! زینت کے اندر خوشبو اور زیورات بھی شامل ہیں۔ تو پھر اس سلسلے میں شریعت کا حکم عورتوں کے لئے کیا ہے؟

عورت ناپاک کے ناپاک رہیں گے کیونکہ ناخن پالش کی وجہ سے ناخنوں تک پانی کی رسائی نہیں ہو سکتی بلکہ پانی اسی پالش پر سے گزر جاتا ہے.....

اس کو مہندی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مہندی جرم دار نہیں ہوتی اور ناخن پالش میں جرم (دلدار) ہے۔ ناخن پالش کے نقصانات کے بارے میں ذرا ایک دانشور کے یہ الفاظ بھی پڑھئے۔

”ہومیو پیتھک کے ماہرین کے مطابق رنگ انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان جس رنگ کو بار بار دیکھتا ہے اس کا اثر اس کی زندگی پر غالب ہوتا ہے۔ چونکہ اکثر ناخن پالش سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور یہ رنگ اشتعال، غصہ اور بلڈ پریشر (Blood pressure) ہائی کرتا ہے۔ اس لئے وہ مرد یا عورتیں جو اس مرض میں پہلے سے مبتلا ہوں، انکے امراض میں فوری اضافہ ہوتا ہے اور صحت مند آدمی بھی آہستہ آہستہ ان امراض (بیماریوں) کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔“

(سنت نبوی اور جدید سائنس ج ۱، ص ۳۲۵)

مغربی اور یورپی کلچر اور تہذیب کی چکا چونڈ نے مسلم عورتوں کو ایک بڑے خطرناک موڑ پر لاکھڑا کر دیا ہے اور ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی یہ کمزور عورت روز بروز اس کے فریبوں کا شکار ہوتی جا رہی ہے اسے یہ معلوم نہیں کہ اس فیشن اور عریانی نے اس کی عصمت و ناموس کو برسرِ بازار نیلام کر دیا ہے اور اب وہ اپنے جسم کی غیروں کے آگے نمائش کرنے میں فخر محسوس کر رہی ہے۔

کپڑوں میں بھی عریاں بدن
اسکن کلر کے پیرہن!

سلمہ! ایسا ہے کہ جس چیز کو خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے جائز اور وارکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے مفید ہے اور جس سے منع فرمایا ہے اس میں یقیناً ہمارا نقصان و خسارہ اور گھاٹ ہے۔ شریعت میں عورتوں کے لئے خوشبو اور زیورات کی اجازت دی گئی ہے، مگر اس میں کچھ لوازمات اور قوانین ہیں۔ ان حدود و قوانین کے اندر ہی وہ یہ چیزیں اختیار کر سکتی ہیں۔

جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بوہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بونہ ہو۔“

یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہے اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہئے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہو جائیں اور عورتیں ہلکی خوشبو استعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے نیز خوشبو سے بلاوجہ لوگوں کی نگاہیں اٹھیں گی۔

(بہار شریعت جلد ۱۶)

ہماری بہت سی ماں بہنیں ایسی ایسی خوشبوئیں استعمال کر کے بازاروں اور سڑکوں سے گزرتی ہیں کہ عیاش مردان کو نظر بد سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عورت خود لوگوں کو اپنی طرف متوجہ ہونے کی دعوت دے رہی ہے۔ رب قدر ہمارے ماں بہنوں کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ وہ اپنی عزت و آبرو کی قدر و منزلت پہچانیں۔

رہا زیورات کے بارے میں آپ کا سوال؟ تو بہن سنو! اس سلسلے میں عورتوں کو سونے اور چاندی کے زیورات کی اجازت دی گئی ہے اور مردوں کو صرف چاندی اور وہ بھی فقط ایک گینے کی

جو ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔“

رہا سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھات کے زیورات، تو اس بارے میں مردوں اور عورتوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ یعنی دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں مستند کتب فقہ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ..... فتاویٰ شامیہ میں جوہرہ سے ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لئے لوہے، پیتل، تانبے، اور سیسے کی انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور اس میں غایۃ البیان سے منقول ہے کہ ”سونے، اور پیتل کی انگوٹھی حرام ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱ ص ۱۵)

ہاں اگر لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا (عورت کے لئے سونے کا) خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل دکھائی نہ دے تو اس انگوٹھی کی ممانعت نہیں۔ یعنی پہن سکتے ہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ۲)

اور کانچ کی چوڑیاں پہننے میں حرج نہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ (کانچ کی چوڑیاں) جائز ہیں لعدم المنع الشرعی (یعنی کسی شرعی رکاوٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے) بلکہ شوہر کے لئے سنگار کی نیت سے مستحب۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

ہاں کسی بھی قسم کی چوڑیاں عورتیں منہار (یعنی چوڑیاں بیچنے اور بنانے والے) کو بلا کر پردہ سے ہاتھ نکال کر پہنتی ہوں۔ ناجائز بلکہ حرام، حرام، حرام ہے۔ ہاتھ دکھانا، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا، سب حرام ہیں بلکہ جو مرد اسے اپنی عورتوں کے ساتھ روا اور جائز رکھے وہ دیوث (یعنی بے غیرت) ہے۔

اور شریکیت منتر سے قطعی طور سے ممانعت فرمادی بلکہ اس کی سخت مذمت کی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) رشتہ توڑنے والا (۳) جادو کی تصدیق کرنے والا.....

معلوم ہوا کہ جادوگر کی ہی مذمت، برائی اور حرمت نہیں بیان کی گئی بلکہ جادوگر کی تصدیق کرنے والے کو بھی تاکید کی گئی..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”جو شخص جو تھی یا جادوگریا کا ہن کے پاس سوالات کرے اور اس کی باتوں کو سچ مانے، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ ہدایات سے کفر کیا“۔

اور بہن یہ بیماری اور برائی مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں ہی زیادہ پائی جاتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں اس کو عورتوں کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیا۔

وَمِن شَرِّ النَّفَّثَاتِ فِي الْعُقَدِ -

یعنی ان کے شر سے (پناہ مانگتا ہوں) جو پھونکے مارتی ہیں گر ہوں میں۔

(سورہ فلق آیت ۴)

لہذا ہمیں ان ارشادات کو پڑھ کر جادو جیسی خطرناک برائی سے اپنے آپ کو دور رکھنا چاہئے، رہا جنت منتر اور جھاڑ پھونک؟ تو اس سلسلے میں بھی ہمیں شریعت نے واضح طور پر بتا دیا کہ ایسا جھاڑ پھونک جس میں شریکیت الفاظ اور دیگر ناجائز افعال اور باتیں ہوں ان سے بچنا ضروری

اسی طرح بہت سی عورتیں اپنے لباس (کپڑے) سلوانے کے لئے ان درزیوں کے پاس جاتی ہیں جو مرد ہوتے ہیں مگر لیڈر ٹیلر ہوتے ہیں اور پھر ان سے کپڑے کا ناپ دلاتی ہیں اور وہ بے حیا ان بے شرم عورتوں کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ جو کبھی کبھی بہت بڑے فتنے کا سبب بن جاتا ہے اگر انہیں اپنے کپڑے بنوانے ہی ہیں، تو یا تو کسی عورت کے پاس جا کر ناپ بنوائے، اور اگر کوئی عورت ٹیلر نہ ملے، تو اپنے پرانے کپڑے درزی کے پاس بھجوادیں تاکہ اس کے برابر اور اس کے مطابق وہ کپڑے سل دے۔

سلمہ:

بہن! آج کل ہمارے معاشرے میں بہت سی عورتیں جادو ٹونا، جنت منتر اور جھاڑ پھونک کرتی پھرتی ہیں اور شوہر کو ماں سے باپ سے اور دیگر ساس کے گھر والوں سے جدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ ان کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ ذرا تفصیل سے بیان کیجئے تاکہ ایسی عورتیں ان احکام سے کچھ درس عبرت حاصل کر سکیں۔

فاطمہ:

اس بیماری اور برائی کے بارے میں انشاء اللہ تفصیل سے بتاؤں گی مگر پہلے جادو ٹونے کی مذمت پر قرآن و احادیث سے چند فرمودات خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سنو! یہ حقیقت ہے کہ جادو ٹونا اور جھاڑ پھونک زمانہ جاہلیت سے عرب وغیرہ میں رائج تھے اور وہ ایک دوسرے کے نقصان پہنچانے کی غرض سے اس طرح کے غلط کام کیا کرتے تھے اور شرک پر مشتمل الفاظ استعمال کر کے ان کے ذریعے اپنے برے مقاصد کو پورا کرتے اسلام نے ایسے جادو

ہے۔ مگر ایسے جھاڑ پھونک جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ میں سے کوئی اسم مبارک، کوئی آیت قرآنی یا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلا ہوا کوئی جملہ یا جس نقش میں یاد میں شریک نہ ہو اس کا کرنا جائز ہے۔ حضور خود بھی اپنے آپ کو دم فرمایا کرتے اور صحابہ کرام پر بھی دم کرتے اور حسنین کریمین (امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما) کو حضور دم فرمایا کرتے۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵، ص ۷۲۶)

جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں بھی ہے کہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ اب اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ حضور نے فرمایا جو پڑھ کر تم دم کیا کرتے تھے، وہ مجھے سناؤ جھاڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

بہن! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہر چیز اسی وقت نفع پہنچاتی ہے جب اذن الہی ہو، حکم ربی ہو اس کے علاوہ کوئی چیز بھی اثر نہیں کرتی اگر جڑی بوٹیاں، گولیاں، شربت، معجونیں اور ٹیکے اذن الہی سے صحت و عافیت کا سبب بن جاتے ہیں تو اللہ کے اسمائے حسنیٰ آیات قرآنی اور فرمودات رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اذن الہی سے کیوں مؤثر (اثر کرنے والے) نہیں ہو سکتے؟

(تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵، ص ۷۲۷)

اور میرے آقا نے تو اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ ضرور پہنچائے۔ (مسلم شریف)

مگر بہن یاد رکھنا جس طرح غلط اور شریک جھاڑ پھونک اور تعویذ ڈورے کرنا ناجائز ہے۔

اسی طرح عورت کے لئے یہ بھی ناجائز ہے کہ وہ اپنے شوہر کو اپنی ساس خسر اور اپنی ساس کے دیگر گھر والوں سے بالکل دور کر دینے والے تعویذ وغیرہ کرائے۔ کیا اسے معلوم نہیں؟ کہ شوہر جس طرح اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے گا۔ اسی طرح اسے اپنے والدین بہن بھائی وغیرہ کے بھی تو حقوق ادا کرنے ہیں۔ اب اگر عورت اس طرح کے تعویذ گنڈے کروا کے شوہر کو اس کے رشتہ داروں سے کاٹ دے تو پھر وہ حقوق العباد کی ادائیگی نہیں کر پائے گا، تو ضرور عورت ان حقوق کی پامالی کے گناہ میں شامل ہوگی۔

لہذا ہماری ماں بہنوں کو اس طرح کے گندے خیالات اپنے دل و دماغ سے نکال دینے چاہئے کہ شوہر صرف ہمارا ہی مطیع و فرماں بردار رہے اور کسی کی کچھ بات نہ سنے یا نہ مانے۔ بلکہ عورت کو بھی چاہئے کہ اگر شوہر حقوق العباد سے ناواقف ہے تو اسے اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کے دوسرے رشتہ داروں کے حقوق کے بارے میں بھی آگاہ کرے۔ تاکہ اسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر (بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) کی فضیلتیں حاصل ہوں اور اس کا خانہ معیشت عمدہ طریقہ سے آباد ہو جائے۔ واللہ هو الموفق و المعین۔

سلمہ:

اچھا بہن یہ بتائیے کہ آج کل بہت سی عورتیں باباؤں کے پاس جاتی ہیں اور ان کی مکاریوں کو دیکھ کر ان سے طرح طرح کی باتیں دریافت کرتی ہیں وہ حضرات بٹھاتے ہیں اور یہ عورتیں جو کچھ پوچھتی ہیں، وہ ان کے بارے میں کچھ بتاتے ہیں۔ کیا انہیں غیب کا علم ہوتا ہے؟ کیا ان کے اندر کوئی بزرگ مثلاً غوث اعظم، خواجہ غریب نواز، میراں داتا، مخدوم سمنان رضی اللہ عنہم اجمعین آتے ہیں؟

یہ سب غلط اور بے بنیاد باتیں ہیں۔ بھلا جن بزرگوں نے زندگی بھر پردے وغیرہ کا حکم دیا ہو۔ غیر شرعی باتوں سے خود بھی بچے ہوں اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کی ہو۔ وہ اب بعد وصال بے پردہ عورتوں کے جسم میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں؟ یہ سب جنات کی کہانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ جنکو پروردگار عالم جل جلالہ نے آگ سے پیدا فرمایا جیسا کہ پاک پروردگار عالم جل وعلیٰ نے قرآن شریف کے اندر فرمایا ہے۔ خلق الانسان من صلصال كالفخار و خلق الجن من مارج من نار۔ ترجمہ: انسان کو ٹھیکری کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا (سورہ رمن آیت، ۱۲-۱۵)

تفسیر مظہری میں ہے ”جن اجسام ہیں م ان میں ارواح ہوتی ہیں۔ جس طرح حیوان، یہ انسان کی طرح عقلمند ہوتے ہیں۔ لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اسی لئے انہیں جن کہا جاتا ہے ان کی تخلیق (پیدائش) آگ سے کی گئی ہے۔ آدم کی مٹی سے (علیہ الصلاۃ والسلام) ان میں نہ بھی ہیں اور مادہ بھی۔ ان کی اولاد بھی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن فرشتے نرمادہ نہیں ہوتے۔

آیات قرآنی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جنات کی پیدائش انسان سے بہت پہلے ہوئی تھی۔ شیطان جنوں کا ہی ایک فرد تھا جو آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت موجود تھا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے باعث راندہ درگاہ بن گیا تھا۔ (ضیاء القرآن، ج: ۵، ص: ۲۸۴)

ہاں بہن! وہ لوگ جو بابا بنے ہوتے ہیں، ان کے پاس جنات آتے ہیں۔ جو اس آدمی کی آواز میں بات چیت کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اختیار دیا گیا ہے کہ جو چاہے شکل بن جائیں اور

کبھی وہ حضرات بزرگ اور پیر صاحب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو کئی ایک درد و وظیفہ کے مشورے بھی دیتے ہیں۔

جس طرح بعض انسانوں کو بھیڑ جمع کرنے میں لطف آتا ہے اسی طرح بعض جنات کو بھی جمع کرنے میں مزا آتا ہے اور وہ نیکی کے کام بتا کر لوگوں کی بھیڑ جماتے ہیں تفسیر فتح العزیز میں ہے ”بعض جنات اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے اپنی تعظیم و تکریم کرواتے اور اپنے پوشیدہ مکر و فریب سے لوگوں کی خرابی کے درپے رہتے ہیں۔

بعض مقامات پر بزرگ کی حاضری کا دعویٰ انہیں ہوتا بلکہ حضرات میں براہ راست جن ہی کلام کرتا ہے لوگ ان سے سوالات پوچھتے ہیں اور جنات جوابات دیتے ہیں۔

(جنات کی حکایات ص: ۱۷)

اب بہن! ذرا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (جو اہلسنت کو منہیات و منکرات سے بچانے میں زندگی بھر کوشش کرتے رہے اور صحیح راستے پر چلنے کی دعوت دیتے رہے) وہ حضرات کے متعلق کیا فرماتے ہیں سنئے ”حاضرات کر کے مؤکلان جن سے پوچھتے ہیں کہ فلاں مقدمہ میں کیا ہوگا فلاں کام کا انجام کیا ہوگا؟ یہ حرام ہے۔۔۔“ مزید فرماتے ہیں۔ ”تو اب جن غیب سے نرے جاہل ہیں ان سے آئندہ کی بات پوچھنی عقلاً حماقت اور شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے“ (فتاویٰ افریقہ)

اور یہ بات آپ جانتی ہیں کہ علم غیب ذاتی صرف اللہ عزوجل کو ہے اور اسکی عطا سے علم غیب عطا ئی اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو حاصل ہوتا ہے

پھر ان کے توسط سے اولیائے کرام اور صالحین عظام کو حاصل ہوتا ہے۔

اس لئے بہن یہ بات یاد رکھنا کہ اس عقیدے کے ساتھ بابا کے پاس جانا کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں اور ہمیں ہمارا مسئلہ حل کر کے دیں گے، یہ غلط ہے اور آج کل تو ان باباؤں اور ڈھونگی عالموں نے معاشرے اور ماحول میں نا اتفاقی اور پھوٹ کا بازار گرم کر رکھا ہے ایک دوسرے کو لڑانا بھڑانا کسی کو کسی کا دشمن بنا دینا یہ سب اپنی جیب بھرنے کے لئے کر رہے ہیں مثلاً اگر کسی عورت کو کچھ نقصان یا آسیب وغیرہ کی شکایت ہوگئی تو فوراً بابا کے پاس جاتی ہے اور پھر اپنا کیس اس کے سامنے رکھتی ہے (اب یہاں پردہ وغیرہ کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ پھر اسکے بعد بابا صاحب آنکھ وغیرہ بند کرتے ہیں اور دیگر فریب کاریاں کرتے ہیں۔ بعد میں وہ اس طرح جواب دیتے ہیں کہ ہاں آپ پر جادو یا آسیب کا اثر ہے اور یہ جادو اور آسیب کرنے والا وہ آدمی ہے یا عورت ہے جس کے نام کا پہلا حرف م ہے۔ اب وہ مریض پریشان ہو جاتا ہے اور گھر میں یا رشتہ دار میں جو بھی م سے شروع ہونے والا نام والا ہے، اس کے بارے میں شک و شبہ کرنے لگ جاتا ہے بھلے ہی وہ بیچارہ زندگی بھر اس کا مشفق و مہربان رہا ہو، اب وہ اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ اللہ رحم فرمائے۔ ہمارے حال پر۔ کیا اس مریضہ کو یہ نہیں سوچھی کہ ہو سکتا ہے کہ میں کسی وقت ناپاکی کی حالت میں گھر سے باہر نکلی ہوں گی اور شاید کسی گندی جگہ جہاں شیاطین اکٹھا ہو جاتے ہیں وہاں سے گزر رہا ہوں تو ان کا اثر مجھ پر ہو گیا ہوگا یا میں نے غسل وغیرہ پوری طرح نہ کیا ہوگا جس سے نجاست کا اثر باقی رہ گیا ہوگا اور میں کسی ناپاک جگہ پر چلی گئی ہوں گی۔ اگر یہ سوچ کر وہ اپنا محاسبہ کرتی پھر مناسب طریقے کے مطابق کوئی علاج کرواتی تو یہ نوبت نہ آتی۔ کیونکہ نیل پالش اور ناخن پالش وغیرہ سے غسل صحیح ہوتا ہی نہیں اور جنابت کا اثر باقی رہتا ہے لیکن کیا کریں۔ ع

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس لئے ہماری ماں بہنوں کو چاہیے کہ اگر خدا نخواستہ ایسا معاملہ پیش آجائے تو اس کی پہلے کوئی اپنی خامی وغیرہ کے مطابق تحقیق کرنی چاہئے۔ پھر اگر ڈاکٹری علاج ہے تو ٹھیک۔ ورنہ کسی نیک اور باعمل عالم ربانی اور عامل شریعت و طریقت پیر صاحب سے کوئی تعویذ یا ورد وغیرہ حاصل کرنا چاہئے انشاء اللہ اس کے نتائج بہت عمدہ نظر آئیں گے۔

سلمہ:

بہن! اب ذرا ہماری ماں بہنوں کے لئے وہ حقوق شوہر بیان فرمائیے نا، جس کی ادائیگی عورت پر لازم ہے اور ذرا ان کی تفصیل بھی بیان کیجئے۔ کیونکہ آج بہت سی عورتیں ان حقوق کی ادائیگی نہ کر کے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں؟

فاطمہ:

اسلام ہر مسلمان کو کامیابی اور کامرانی کی زندگی گزارنے کے لئے مسلمہ اصول اور قوانین پیش کرتا ہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر یقیناً کامیابی اور کامرانی حاصل ہو سکتی ہے۔ شریعت اسلامی میں ہر مسلمان کے لئے دو قسم کے حقوق کی ادائیگی لازم کی گئی ہے (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ چنانچہ حقوق اللہ کے اندر مندرجہ ذیل حقوق داخل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (ایک ہونے) کا اقرار کرنا

(۲) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا

(۳) قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ماننا

(۴) سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ماننا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

و توقیر کرنا

(۵) اسلام کو اللہ تعالیٰ کا دین برحق ماننا

(۶) اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرنا

(۷) اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنا

(۸) اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر اپنا مہربان اور مالک جاننا

(۹) اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک جاننا

(۱۰) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا۔ (حقوق العباد)

ان کے علاوہ نواہی یعنی جن چیزوں سے بچنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان سے دور رہنا بھی ضروری ہے۔

حقوق العباد میں والدین کے حقوق، شوہر کے حقوق، بیوی کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، اساتذہ کے حقوق، شاگردوں کے حقوق وغیرہ شامل ہیں۔

مگر نکاح ہونے کے بعد مرد و عورت دونوں کے درمیان محبت و الفت پیدا کرنے کے لئے نیز دونوں کی زندگی خوشگوار بنانے کے لئے اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں پر ایک دوسرے کے کچھ حقوق متعین فرمائے ہیں۔ جن کی ادائیگی سے یہ رشتہ بڑا مضبوط اور محبت سے پر ہو سکتا ہے اور پوری ادائیگی یقیناً اسے مستحکم اور مضبوط بنا دے گی۔

آج اکثر گھروں میں مرد و عورت کے درمیان جو نا اتفاقی کی شکایتیں ملتی ہیں اور مرد

عورت کے خاندان والوں میں نفرت کی فضا قائم ہو جاتی ہے یا پھر طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔ اسکی ایک بہت بڑی وجہ حقوق زن و شوہر کی پامالی بھی ہے۔

مرد و عورت کو پوری طرح قید کر کے اپنی زندگی اچھی بنانے کی کوشش کرتا ہے اور عورت

شوہر کو اپنا غلام بنانے میں فکر مند رہتی ہے مگر دونوں کی سوچ و فکر غلط اور نامناسب ہے کیونکہ جب

دونوں طرف کے خیالات ایسے ہونگے تو پھر ازدواجی زندگی کی گاڑی چلنا بڑی مشکل ہے اور یہ

لڑائی جھگڑے کے اسباب ہونگے۔ اس لئے ہر عورت کو اپنے حقوق شوہر کی پوری پابندی کرنے کی

کوشش کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ اس کا نتیجہ عمدہ اور خوب تر نکلے گا۔

اب سنئے عورت پر شوہر کا پہلا حق یہ ہے کہ ہر حال میں یعنی جائز اور مباح کام میں شوہر کی

فرماں بردار رہے اور اس کی رضا و خوشنودی کا لحاظ رکھے۔ اس لئے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی

اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے شوہر کے حقوق کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ ”اگر

میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو بیوی کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور

اگر شوہر بیوی کو یہ حکم دے کہ فلاں پتھر پیلے پہاڑ سے کالے پہاڑ پر لے جاؤ اور پھر کالے پہاڑ سے

سفید پہاڑ پر لے جاؤ تو عورت کو یہ کام بھی کرنا چاہئے..... (مشکوٰۃ شریف ج: ۲، ص: ۲۳۸)

بلکہ یہاں تک فرمایا گیا کہ شوہر کے حقوق کی ادائیگی کر کے ہی رب کے حقوق کی ادائیگی

صحیح ہوگی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا ”اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کر، تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے

شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اسکی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق

ادانہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔“

ان کلمات طیبات اور ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ عورت اپنے شوہر کی اطاعت و فرماں برداری کرے اور کسی وقت اس کی نافرمانی نہ کرے اگرچہ شوہر کسی بڑے کام کا حکم دے۔

اور اسی پر بس نہیں بلکہ ایک حدیث پاک میں یہاں تک شوہر کی اطاعت کی تاکید بیان کی گئی کہ ”قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سرتک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں، جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو، پھر عورت اسے چائے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔“

اب اگر عورت شوہر کو ناراض کرے اور اسکی فرماں برداری نہ کرے۔ اسے کسی طرح کی تکلیف دے، تو اس کے بارے میں بہت وعیدیں سنائی گئیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ:- ”جس عورت کو شوہر اپنے بستر پہ بلائے اور وہ نہ جائے یہاں تک کہ شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزار دے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔“

(بحوالہ منہاج الصالحین، حقوق العباد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔“

(امام احمد، ترمذی شریف)

ان ارشادات گرامی سے ان ماں بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بلا وجہ اپنے شوہروں کے سامنے زبان درازی کرتی ہیں اور اپنی چرب زبانی سے انہیں تکلیفیں دیتی رہتی ہیں۔

حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس سلسلے میں وہ اپنا دنیوی اور اخروی کتنا نقصان کر رہی ہیں..... اور یہ زبان درازی تو کبھی کبھی صرف اس وجہ سے ہوتی ہے کہ شوہر ان عورتوں کی خواہش کی تکمیل نہیں کرتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ جائز چیزیں مانگ رہی ہیں، تو شوہر ضرور انہیں اپنی استطاعت کے مطابق لا کر دے۔ مگر اب بھی ان عورتوں کو زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر کو وہ چیز لانے میں دشواری ہو یا مالی حالت خراب ہو۔ اور اگر عورت غلط خواہش کرتی ہے مثلاً یہ کہ میں فیشن کی کپڑے چاہتی ہوں لا کر دو یا مزارات اولیاء پر جانا چاہتی ہوں جانے دو وغیرہ تو اس سلسلے میں عورت کو شوہر تو ڈانٹ سکتا ہے۔ مگر عورت کو لمبی زبان نکالنے کی ضرورت اور اجازت نہیں۔

اور بیوی کے لئے حدیث پاک میں یہ حکم دیا گیا کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کہیں نہ نکلے اور نہ نفل نماز یا روزہ رکھے..... جیسا کہ ابو داؤد شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اسکی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا، تو گنہگار ہوئی اور بغیر اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ اگر عورت نے کر لیا تو شوہر پر ثواب ہے اور عورت پر گناہ۔ اور بغیر اجازت گھر سے نہ جائے۔ اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا۔ اگرچہ ظالم ہو“

ہاں، بہن! بیوی کو اس کا شوہر اگر نفل عبادتوں کی اجازت دے دے تو پھر کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب حاصل ہوگا۔

سلمہ :

بہن فاطمہ! ہماری بہت سی ماں بہنیں جو نماز روزہ کی پابندی نہیں کرتی ہیں اگر شوہر انہیں نماز وغیرہ کا حکم دیتا ہے تو وہ زبان لمبی کرتی ہوئی اپنے شوہر کو برا بھلا کہہ دیتی ہیں ان عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

فاطمہ :

بہن سلمہ! آج ہماری بہت سی ماں اور بہنیں جو اس طرح اپنے شوہروں کی باتوں کا چلا چلا کر جواب دیتی ہیں، ان کے بارے میں پہلے یہ حدیث پاک سماعت کر لو۔

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کو تشریف لے گئے راستے میں عورتوں کے ایک گروہ سے گزرتے ہوئے ان سے فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ اور خیرات کرو، کیوں کہ مجھ کو دکھلایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں۔“

عورتوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا: تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو۔ شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بے وقوف نہ بنا دیتی ہو اور اس کی عقل ضائع نہ کر دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی نہیں ہے؟ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے۔

آپ نے فرمایا۔ یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی حالت میں ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض کی یہ بھی درست ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔

(بخاری شریف)

تو اس حدیث پاک سے ان عورتوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بات بات پر شوہر کا پانی اتار دیتی ہیں۔ حالانکہ شوہر بیچارہ اس کی زندگی کا میاب بنانے اور اسکو کامیابی حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ایسی عورتوں کے بارے میں یوں تو کئی احادیث کریمہ میں وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں مگر اختصار اور وقت کم ہونے کی بناء پر ایک حدیث پر اکتفا کرتی ہوں۔ ہاں بہن۔ یہ بھی سن لو! کہ شوہر اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اسکی جائز خواہشوں کو حتی المقدور پورا کرے۔ مگر عورت اگر بے شرم اور بد چلن بے حیا اور خلاف شرع کاموں کی مرتکب ہو، تو بعض صورتوں میں شوہر بیوی کو مار بھی سکتا ہے۔ مگر مارنے سے مراد وہی ایک دو بار ہلکی مار مار سکتا ہے نہ کہ خوب جم کر پٹائی کرے۔ تو سنو! ان امور پر شوہر اپنی بیوی پر سختی کرے۔

- (۱) عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے۔
- (۲) غسل جنابت (ناپاکی کا غسل) نہیں کرتی۔
- (۳) بغیر اجازت گھر سے چلی گئی، جس موقع پر اجازت کی ضرورت تھی۔
- (۴) اپنے پاس بلایا اور نہیں آئی جب کہ حیض و نفاس سے پاک تھی اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔
- (۵) چھوٹے نہ سمجھ بچے کے مارنے پر۔

(۶) شوپر کو گالی دی گدھا وغیرہ کہا یا اسکے کپڑے پھاڑ دیئے۔

(۷) غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔

(۸) اجنبی شخص سے کلام کیا۔

(۹) شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سُنے۔

(۱۰) شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دے دی اور وہ ایسی چیز تھی کہ عادتاً بغیر اجازت عورتیں

ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں

مار سکتا۔

(۱۱) عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے۔

(در مختار و رد المحتار۔ بہار شریعت ج ۹ ص ۱۱۹)

سلمہ:

بہن فاطمہ! میں نے سنا ہے کہ کچھ الفاظ اور جملے ایسے ہیں کہ جن کے بولنے سے عورت

اسلام سے نکل جاتی ہے اور اسے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

فاطمہ:

آج آپ نے واقعی بہت اہم سوال کیا ہے، یقیناً دنیا اور مال کی محبت نے آج مسلمانوں

کو دین کی تعلیم سے اس قدر دور کر دیا ہے کہ مسلمان مرد اور عورتیں مغربی اور گندی تعلیم اور تہذیب

میں زندگی گزارتے ہوئے کبھی کبھی شریعت مطہرہ کی باتوں پر ایسے ایسے جملے استعمال کر جاتے ہیں

کہ جن سے کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر نہیں ہوتی۔ اسلئے چند

باتیں میں آپ کو بتاتی ہوں (نقل کفر کفر نہ باشد) تاکہ تم ایسی باتیں زبان پر لانے سے بچتی رہو۔

اور دوسری ماں بہنوں کو بھی بچانے کی کوشش کرو۔ بہار شریعت حصہ ۹ میں حضور صدر الشریعہ علامہ

امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کلمات کو نقل فرمایا ہے۔

(۱) بسم اللہ شریف شراب پیتے وقت یا جو اکھلتے وقت یا زنا کرتے وقت پڑھنا کفر ہے۔

(۲) جو کوئی مرد اور عورت یہ کہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا یا مانتی تو ایسا کہنے والے کافر ہو

جائیں گے۔

(۳) کسی عورت کو شوہر نے حرام کام سے منع کیا، فوٹو فلم یا بے پردگی سے روکا۔ تو اس پر بیوی

نے کہا کہ دوسری عورتیں بھی تو ایسا کرتی ہیں آگ لگی کیا شریعت صرف میرے لئے ہی

رہ گئی ہے یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو برادری کی رسموں کی

پابندی کریں گے تو ایسا کہنے سے کافر ہو جائیگی۔

(۴) یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دیتا تب بھی نہ کرتی تو کافر ہو جائے گی۔

(۵) کسی مرد یا عورت کو نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا کہ نماز پڑھتی تو ہوں مگر اس کا نتیجہ

نہیں یا کہا بہت پڑھی کیا فائدہ ہوا؟ یا کہا نماز پڑھ کر کیا کریں؟ کس کے لئے

پڑھوں؟ ماں باپ تو مر گئے۔ یا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا۔ یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا

دونوں برابر ہے۔ غرض اس قسم کے کلمات کہنا جن سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو۔

یا نماز کی تحقیر (ہلکا جاننا) ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

(۶) اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ خدا کو بس میرا

بیٹا ہی مارنے کے لئے ملا تھا یا دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو

دوسرا کوئی ملتا نہیں تھا یا خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اللہ نے بہت برا کیا کہ میرے

پڑھنے کے سلسلے میں بناتی ہیں۔

لیکن بہن سلمہ! اگر انہوں نے نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آکر نمازیں قضا کر دی ہیں، تو پھر وہ انکی قضا کیوں نہیں پڑھتیں؟ حالانکہ انہیں سوچنا چاہئے کہ یہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اگر نمازیں پڑھے بغیر وہ دنیا سے چلی گئیں تو ایک طرح کا بوجھ لیکر جائیں گی۔ نیز انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اگر وہ سچے دل سے توبہ کر لیں، پھر قضائے عمری ادا کر لیں، تو ان کے لئے فائدے ہی فائدے ہیں۔

ہاں! بہت سی عورتیں قضا نمازوں کو ادا کرنے سے اس لئے غفلت برتی ہیں کہ معلوم نہیں کہ ہماری زندگی بھر میں آج تک کتنی نمازیں قضا ہوئیں، ان کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ حالانکہ بہت سی عورتیں نفل نمازیں پڑھ لیتی ہیں مگر قضا نہیں پڑھتیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس طرح بھوک کی کمزوری۔ جسم پر تیل کی مالش اور ورزش سے نہیں مٹی۔ یا خیرات کرنے سے کسی کا قرض ادا نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح نفل عبادات سے قضا فرض ادا نہیں ہوتے۔ کہ فرائض اور واجبات کو تو ادا کرنا ہی ہے۔

اب آئیے میں آپ کو قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور آسان صورتیں بتا دوں تاکہ آپ اور ہماری دوسری ماں بہنیں اس طرح جلد اپنی نمازیں ادا کر سکیں۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ آج تک آپ کی بالغ ہونے کے بعد کتنے دنوں یا مہینوں یا سالوں کی نمازیں قضا ہوئیں ہیں آج تک کی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا میزان اور جوڑ لگائیں اور اندازے سے کچھ زیادہ ہی شمار کریں تاکہ جو زیادہ ہو جائیں وہ نوافل ہو جائیں گے مگر کم نہیں گننا چاہئے۔

اکھوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔ اس قسم کی بولیاں بول دینے سے مرد اور عورت کافر ہو جاتے ہیں۔ اسلئے بہن! ہمیں اس طرح کی غلط اور کفری باتیں بولنے سے پرہیز کرنا چاہئے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہئے۔

سلمہ:

اچھا بہن! اب چلتے چلتے ذرا ان بہنوں کی رہنمائی فرمائیے جو کسی عذر سے یا بغیر کسی عذر کے نمازیں قضا کر چکی ہیں۔ وہ قضائے عمری کس طرح ادا کریں؟

فاطمہ:

آج آپ نے بہت اہم اور ضروری بات دریافت کی ہے، میں انشاء اللہ اس کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کروں گی۔ مگر پہلے یہ بھی سننی چلیں کہ جس طرح قرآن و احادیث میں نماز کی فضیلتیں اور نماز پڑھنے والوں کے لئے ثمرات و برکات کی بشارت سنائی گئی ہے۔ اسی طرح نماز نہ پڑھنے پر طرح طرح کے عذابات اور وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے سرکار پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ”جس نے قصداً نماز چھوڑی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں سرکار پیارے مصطفیٰ مدنی داتا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں“ (بخاری شریف)

آج ہماری ماں بہنیں ذرا ذرا سی بات پر نماز ترک کر دیتی ہیں یا پھر یہ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر بعد نماز ادا کر لی جائے گی پہلے یہ کام کر لیا جائے۔ کبھی کبھی یہاں تک بول دیتی ہیں کہ پہلے پورے دن کا کام کر لیا جائے بعد میں ساری نمازیں ایک ساتھ پڑھ لی جائیں گی۔ الغرض کئی ایک بہانے نماز نہ

سلمہ:

اب ذاریہ بتائیے بہن کہ قضا نمازوں میں نیت کس طرح کریں۔

فاطمہ:

قضا نمازوں میں ہر نماز کی نیت میں ”سب سے پہلے جو قضا ہوئی“ کا لفظ بڑھائیں مثلاً

نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی سب سے پہلی قضا منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ

کے واسطے اسی طرح ہر نماز کی نیت کریں۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمان مرد اور عورتوں کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

ہماری نمازوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے نیز قضائے عمری جلد سے جلد ادا کرنے کی توفیق عطا

فرمائے۔ ریا کاری اور غرور سے بچائے۔ عبادتوں میں اخلاص اور لہیت کی دولت پیدا فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ وآلہ و صحبہ و بارک

و سلم اجمعین۔



www.Markazahlesunnat.com

میری پیاری بہن! قضا نماز صرف مکروہ اوقات (طلوع آفتاب سے ۲۰ منٹ تک، غروب آفتاب ۲۰ منٹ پہلے سے اور ضحوة کبریٰ زوال سے پون گھنٹہ پہلے) کے علاوہ ہر وقت ہمیشہ پڑھی جاسکتی ہیں بلکہ ہماری جو ماں بہنیں فرض نمازوں کے بعد نفل یا فرض سے پہلے جو سنت غیر مکوہ پڑھتی ہیں انہیں نوافل اور سنن غیر مکوہ کے بجائے اپنی قضا نمازیں ہی ادا کرنی چاہئے۔

اور بہن شریعت مطہرہ نے قضا نمازوں کے ادائیگی کے لئے کئی آسانیاں اور سہولتیں بھی

بتائی ہیں۔ اگر ان سہولتوں کے مطابق ہماری ماں بہنیں قضائے عمری ادا کریں گی، تو میں سمجھتی ہوں

کہ وہ بہت جلد قضا نمازیں ادا کر لیں گی، اب وہ سہولتیں اور رعایتیں ملاحظہ کریں۔

(۱) جب قضا نماز ادا کرنا چاہیں تو سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورتیں پڑھیں، اور چار رکعت

فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف پوری سورت پڑھنے کے بجائے صرف

تین بار سبحن اللہ کہہ کر رکوع میں چلی جائیں۔

(۲) رکوع اور سجدے میں تین بار تسبیح کے بجائے صرف ایک بار تسبیح پڑھیں۔

(۳) وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں الحمد للہ اور سورت پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر

کہہ کر ہاتھ باندھے اور دعائے قنوت کے بجائے صرف تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِي کہہ کر

رکوع میں چلی جائے۔

(۴) آخری رکعت کے تشہد کے بعد یعنی التحیات عبدہ ورسولہ کے بعد درود ابراہیم اور

دعائے ماثورہ کے بجائے اللہم صل علی محمد وآلہ و صحبہ اجمعین

پڑھ کر سلام پھیر دے۔